بانی

شیخ التفسیر

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مدیر مسئول

مولانا عبید اللہ انور

امیر انجمن خدام الدین لاہور

مدیر اعلیٰ

مجاہد الحسینی
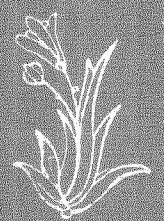
۱۳ رجب المرجب ۸۹ھ ۲۶ ستمبر ۶۹ء

ہدیہ ۲۵ پیسے

احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم رواہ مسلم وقد سبق قریبا بطولہ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ انسان کو برائی میں سے یہی چیز کافی ہے کہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر و ذلیل سمجھے (اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث قریب ہی مفصل مذکور ہو چکی ہے۔

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا یدخل الجنۃ من فی قلبہ مثقال ذرۃ من کبر" فقال رجل ان الرجل یحب ان یکون ثوبہ حسنا، ونعلہ حسنۃ فقال: ان اللہ جمیل یحب الجمال: الکبر بطر الحق، وغمط الناس" رواہ مسلم۔

ترجمہ۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ جس شخص کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا ایک آدمی نے عرض کیا۔ کہ آدمی اس بات کو پسند کرتا ہے۔ کہ اس کے کپڑے بھی اچھے ہوں، اور اس کا جوتا بھی اچھا ہو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ اللہ تبارک وتعالے جمیل ہے۔ جمال کو پسند فرماتا ہے (آپ نے فرمایا، تکبر حق سے روگردانی کرنا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔

وعن جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: قال رجل: واللہ لا یغفر اللہ لفلان فقال اللہ عز وجل: من ذا الذی یتألی علی ان لا اغفر لفلان انی قد غفرت لہ، واحبطت عملک رواہ مسلم۔

ترجمہ۔ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک شخص نے کہا۔ خدا کی قسم اللہ تعالے فلاں شخص کی مغفرت نہیں فرمائیگا سو اس پر اللہ رب العزت نے فرمایا کہ یہ کون شخص میری قسم کھا رہا ہے کہ میں فلاں شخص کی مغفرت نہیں کروں گا جاؤ میں نے اس کی مغفرت کر دی اور تیرے تمام اعمال باطل (ضائع) کر دیئے (مسلم)

وعن واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تظہر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک رواہ الترمذی وقال: حدیث حسن

ترجمہ۔ حضرت واثلہ بن الاسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر اظہار خوشنودی نہ کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالے اس پر اپنا رحم فرمائے اور تم کو اس مصیبت میں مبتلا کر دے اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا۔ اور کہا حدیث حسن ہے۔

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنتان فی الناس ہما بہم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت۔ رواہ مسلم

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ دو چیزیں لوگوں میں موجود ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ جاہلیت کے کاموں میں مبتلا ہیں ایک نسب میں طعن کرنا دوسرا میت پر نوحہ کرنا (مسلم نے اس روایت کو ذکر کیا۔

وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: من حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا" رواہ مسلم

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو ہم پر ہتھیار اٹھائے، وہ ہم میں سے نہیں ہے اور ایسے ہی جو شخص ہم کو دھوکہ دے وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے (مسلم)

وفی روایۃ لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرۃ طعام فادخل یدہ فیہا فنالت اصابعہ بللا۔ فقال ما ہذا یا صاحب الطعام؟ قال اصابتہ السماء یا رسول اللہ: قال: افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس! من غشنا فلیس منا۔

ترجمہ۔ اور مسلم ہی کی ایک روایت میں ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک غلہ کے ڈھیر پر سے گزرے تو آپ نے اپنا ہاتھ اس ڈھیر میں داخل کیا۔ تو آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ چنانچہ آپ نے دریافت فرمایا کہ اے غلہ والے یہ یہ کیا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اس غلہ کو بارش لگ گئی ہے۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس غلہ کے اوپر کیوں نہ کر دیا تاکہ لوگ دیکھ لیں۔ جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (بخاری ومسلم)

وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تناجشوا متفق علیہ۔

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی کے نرخ پر دھوکہ دینے کی غرض سے نرخ نہ بڑھاؤ (بخاری ومسلم)

وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن النجش متفق علیہ

ترجمہ۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ بڑھانے سے منع فرمایا ہے (بخاری ومسلم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خدام الدین لاہور

۱۳ رجب ۱۳۸۹ء
۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء

جلد ۱۵
شمارہ ۲۰، ۲۱

فون نمبر ۶۷۵۴۵

مندرجات

مدیر مسئول :
مولانا عبید اللہ انور مدظلہ

مدیر اعلیٰ :
مجاہد الحسینی

مسلم سربراہوں کی کانفرنس

اسلامی اتحاد و اتفاق کا روح پرور مظاہرہ

قاہرہ کے مشہور اخبار "الاہرام" کی اطلاع کے مطابق مصر ۲۲ ستمبر کو "رباط" میں منعقد ہونے والی مسلم سربراہ کانفرنس میں ضرور شرکت کرے گا ــــ اور صدر جمال عبدالناصر نے اردن کے شاہ حسین کو بتا دیا ہے کہ اگر مسلم سربراہ کانفرنس کی پہلے سے تیاری کر لی جاتی تو یہ مفید ثابت ہو سکتی تھی۔ اور یہ کہ کامیابی کے امکانات کے بغیر کانفرنس منعقد نہیں ہونی چاہئے تاہم صدر ناصر نے امید ظاہر کی ہے کہ مجوزہ کانفرنس مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کی حفاظت کے سلسلہ میں ٹھوس اور عملی اقدامات کا فیصلہ کریگی۔

قاہرہ کے بعض دوسرے اخبارات نے مسلم سربراہ کانفرنس کے ایجنڈے پر بھی نکتہ چینی کی ہے کہ مجوزہ کانفرنس میں مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کی صورتِ حال پر غور کرنا کافی نہیں ہے۔ کانفرنس کو تو اسرائیل کے خلاف جہاد کا اعلان کرنے کا فیصلہ کرنا چاہئے اور کانفرنس کے لئے پہلے سے کافی تیاری ہونی چاہیئے تھی۔ یہی وجہ ہے کہ "مصر" کانفرنس کے انعقاد سے پہلے مسلم ممالک کے وزراء خارجہ کے اجلاس پر زور دیتا رہا ہے۔

دنیائے اسلام جن مشکلات و مصائب سے دوچار ہے محتاجِ وضاحت نہیں ــــ اس وقت اہلِ اسلام باعزت زندگی یا موت ــــ! کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ احساس اب بیدار ہو گیا ہے کہ ذلت و خجالت کی موت سے باعزت و باوقار زندگی بہتر ہے اور اس کے لئے متحدہ کوششوں اور اجتماعی جد وجہد کے سوا چارۂ کار نہیں ہے۔

یہ اسی احساس کا نتیجہ ہے کہ ۲۲ ستمبر سے رباط میں دنیائے اسلام کے تمام سربراہانِ مملکت کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے صدر مملکت جنرل آغا محمد یحییٰ کے علاوہ کم از کم آٹھ ممالک کے سربراہ خود اور باقی نمائندگان شرکت فرما رہے ہیں۔

یہ کانفرنس صدر ناصر کی تجویز کے مطابق مدینہ طیبہ یا مکہ معظمہ میں ہونی چاہیے تھی۔ کیونکہ یہی مقدس مقامات دنیائے اسلام کی وحدت کے مراکز ہیں۔ اور ان کے تقدس کی برکت سے دنیائے اسلام کو پیش آمدہ مسائل جلد حل ہو جانے کی توقع بھی پیدا ہو سکتی ہے۔

ہم ــــ رباط کانفرنس کی شاندار کامیابی کے لئے دعاگو ہیں اللہ تعالیٰ تمام دنیا کے مسلمانوں کی مشکلات حل فرمائے۔ خاص طور سے جن دنوں عرب مسلمانوں پر یہودی مظالم ڈھا رہے ہوں اور سامراجی طاقتیں اپنی قوت اور مادی اسباب کی بہتات سے بدمست ہو کر مسجد اقصیٰ اور بیت المقدس کو (نعوذ باللہ) مسمار کر کے اپنے ہیکل تعمیر کرنے کا فیصلہ کر چکی ہوں ایسے نازک حالات اور سنگین ماحول میں ہمارا اسلامی فرض ہے کہ اپنی تمامتر توجہات اور صلاحیتیں اسی مسئلہ پر مرکوز رکھیں۔ وہ مادی قوت و طاقت کے حصول کی ہوں یا خداوندِ قدوس کے حضور گڑگڑا کر عاجزانہ دعائیں مانگنے کی صورت میں کہ:-

"اے اللہ! ہمارے سابقہ گناہ معاف کر، ہماری لغزشوں اور کوتاہیوں سے درگذر فرما۔ اور آئندہ یہ توفیق عطا فرما کہ ہم دنیا بھر کے مسلمان اپنے فروعی اختلافات ختم کر کے متحد و متفق ہو جائیں اور اجتماعی طور سے یہودیوں، سامراجیوں اور اسلام دشمنوں کا مقابلہ کر کے اسلام اور اہلِ اسلام کے غلبہ و سربلندی کا سامان فراہم کر سکیں۔ اللہ تعالےٰ ہماری نصرت و امداد فرمائے۔

نیز ــــ دنیا کے تمام مسلمانوں کو اپنی نمازوں اور عبادت کے خصوصی اوقات میں مسلم سربراہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللّٰھمّ انصرنا

از خوابِ گراں خیز

مسجدِ اقصیٰ کو نذرِ آتش کیا گیا تو سامراجی طاقتوں کے "دستِ غیب" نے اسلامی ملکوں میں نئے نئے مسئلے کھڑے کر کے اصل مسئلہ کی حیثیت کم کرنے اور اس کی عظمت واہمیت گھٹانے کی سازشیں کیں۔

ایک وہ وقت تھا جب سرزمینِ ہند میں "کانپور کی مسجد" کو نذرِ آتش کرنے کا حادثہ پیش آیا تھا تو اس وقت ہندوستان میں جلیل القدر دینی رہنما بقیدِ حیات تھے۔ انہوں نے پورے ملک کے مسلمانوں کی خوابیدہ رگوں میں وہ خون دوڑایا اور ان کی غیرتِ اسلامی کو وہ جوش دیا کہ انگریزی تختِ اقتدار میں لرزہ پیدا ہو گیا —— مولانا ابوالکلام آزاد ان دنوں "الہلال" کے ایڈیٹر تھے انہوں نے ایسے ایسے ولولہ انگیز اور ایمان پرور مقالے تحریر کئے کہ اہلِ اسلام میں حیاتِ نو کی ایک لہر دوڑ گئی۔

آج بھی ایک مسجد کو نذرِ آتش کرنے کا سانحہ رونما ہوا ہے۔ وہ عام مساجد میں سے نہیں بلکہ مسجدِ اقصیٰ ہے جو بیت اللہ اور مسجدِ نبوی کے بعد اہلِ اسلام کی تیسری سب سے مقدس مسجد ہے۔ چند اخبارات و رسائل کو چھوڑ کر باقی اخبارات و رسائل کا مطالعہ فرمایئے اور ان کے مندرجات ملاحظہ کریں کہ ان میں مسجدِ اقصیٰ کی بے حرمتی کرنے والوں کے خلاف کتنا تحریری مواد ہوتا ہے۔

ماہنامہ البلاغ کراچی حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کی زیرِ سرپرستی شائع ہوتا ہے۔ انہوں نے اگست ۱۹۶۹ء کے شمارہ میں "تاثرات" کے عنوان سے ملا واحدی کا ایک مضمون شائع کیا ہے جس کے مندرجات کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔ اس میں مولانا ابوالکلام آزاد رح کی پُرسوز اور دردانگیز تحریر شائع کی گئی ہے جو امتِ مسلمہ کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کے لئے "صورِ اسرافیل" یا "جرسِ کارواں" کے درجہ میں ہے۔ ملاحظہ فرمایئے:۔

مولانا ابوالکلام آزاد اور ان کے ساتھی علماء کی اس بات کو خواہ کتنا بھی بُرا کہا جائے کہ وہ ہندوستان کی تقسیم کے مخالف تھے۔ لیکن اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جن حضرات نے مسلمانانِ ہندوستان میں بیداری پیدا کی ہے ان میں مولانا محمد علی جوہر کے بعد مولانا ابوالکلام آزاد کا نام سرِفہرست آتا ہے۔ لاریب مسٹر محمد علی جناح سب سے بڑھ گئے اور واقعی وہ قائدِ اعظم تھے مگر قائداعظم نے مسلمانوں کو بیدار نہیں کیا تھا، بیدار مسلمانوں میں روح پھونکی تھی اور جان ڈالی تھی۔ بیدار کرنے والے تحریکِ خلافت کے علمبردار ہی ہیں۔ مولانا ابوالکلام رح نے کس کس طرح مسلمانوں کو جھنجھوڑا تھا۔ سنئے! آواز آرہی ہے:۔

"وہ صور کہاں سے لاؤں، جس کی آواز کروڑوں دلوں کو خوابِ غفلت سے بیدار کر دے۔ میں اپنے ہاتھوں میں وہ طاقت کیسے پیدا کروں کہ ان کی سینہ کوبی کے شور سے سرگشتگانِ خوابِ موت جاگ جائیں۔ آہ کہاں ہیں وہ آنکھیں، جن کو دردِ ملت میں خوں باری کا دعویٰ ہے۔ کہاں ہیں وہ دل جن میں زوالِ امت سے زخم پڑ گئے ہیں، کہاں ہیں وہ جگر جو آتشِ غیرت و حمیت کی سوزش کے لذت آشنا ہیں، اور کہاں ہیں اس برہم شدہ انجمن کے ماتم گسار، اس برباد شدہ قافلے کے نالہ ساز، اس صفِ ماتم کے فغاں سنج اور کشتیٔ طوفانی کے مایوس مسافر، جن کی موت و حیات کے آخری لمحے جلد گذر رہے ہیں اور وہ بے خبر ہیں یا خاموش رو رہے ہیں یا مایوسی سے چپ و راست نگراں، مگر نہ ان کے ہاتھوں میں اضطراب ہے، نہ پاؤں میں حرکت، نہ ہمتوں میں اقدام، نہ ارادوں میں عمل کا ولولہ، دشمن شہر کے دروازے توڑ رہے ہیں اور اہلِ شہر غافل ہیں، دشمنوں نے قفل توڑ دئے اور گھر والے سوتے ہیں۔

آہ! تمہاری غفلت سے بڑھ کر آج تک کوئی اچنبھے کی بات نہیں ہوئی۔ تمہاری نیند کی سنگینی کے آگے پتھروں کے دل چھوٹ گئے ہیں کیا کروں اور کہاں جاؤں اور کس طرح تمہارے دلوں کے اندر اتر جاؤں اور یہ کس طرح ممکن ہو کہ تمہاری روحیں پلٹ جائیں اور تمہاری غفلت ختم ہو۔ یہ کیا ہو گیا ہے کہ پاگلوں سے بدتر حالت ہے۔ کیوں تمہاری عقلوں پر ایسا طاعون چھا گیا ہے کہ سمجھنے بوجھنے کے باوجود نہ راست بازی کی راہ تمہارے آگے کھلتی ہے اور نہ گمراہی کے نقشِ قدم تم سے چھٹتے ہیں۔"

یہ آواز ابوالکلام کے سوا کس کی ہو سکتی ہے۔

مورخ کا قلم ضرور لکھے گا کہ انہوں نے پاکستان کے قیام کو روکنا چاہا تھا۔ لیکن ان کی نیت کا حال اللہ ہی جانتا ہے ہمیں تو اُذْکُرُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالْخَیْرِ کا حکم محفوظ رکھنا چاہئے۔ حکم ہے کہ اپنے مرنے والوں کو اچھے الفاظ سے یاد کیا کرو۔

میرے کانوں میں مسٹر آصف علی کا ایک فقرہ اس وقت گونج رہا ہے۔ وہ جب وزیرِ مواصلات تھے تو مجھ سے انہوں نے فرمایا تھا:۔

"ہم نہیں چاہتے تھے کہ ملک کے ٹکڑے ہوں لیکن ٹکڑے ہو گئے ہیں اور پاکستان بن گیا ہے تو ہماری دلی خواہش ہے کہ پاکستان اب مین ٹین (MAINTAIN) کرے، بنا رہے، مٹے نہیں، یہ میرا ہی خیال نہیں ہے' مولانا ابوالکلام کا بھی یہی خیال ہے کہ پاکستان کی بقا نہایت ضروری ہے"

پاکستان کا معاشی نظام
اسلام یا سوشلزم؟

ہمارے ملک میں ان دنوں یہ بحث خوب زوروں پر ہے کہ پاکستان کا معاشی نظام کیا ہو؟

اسلام یا سوشلزم و کمیونزم؟

عنوان بالا پر مختلف حضرات اظہار خیال کر رہے ہیں۔ آئندہ اشاعت میں جناب میاں محمد عمر صاحب لائلپوری کا ایک خیال افروز مضمون شائع کیا جا رہا ہے —— جس میں بعض اہم عملی تجاویز پیش کر کے لوگوں کو دعوتِ فکر و عمل دی گئی ہے۔ (ایڈیٹر)

خطبۂ جمعہ

۶ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۶۹ء

مسلمانوں پر دشمن کے مقابلے کے لیے قوت فراہم کرنا فرض ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ

(س الانفال آیت ۶۰)

ترجمہ: اور ان سے لڑنے کے لئے جو کچھ قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو سو تیار رکھو۔ کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر ہیبت پڑے۔

محترم حضرات! اس آیت کریمہ میں جنگ کے متعلق شریعت کا مطمح نظر واضح کیا گیا ہے۔ مسلمانوں کو قوت فراہم کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اس کا مقصود اپنے اور اللہ کے دشمنوں پر دھاک بٹھانا قرار دیا گیا ہے۔

عزیزانِ گرامی! جنگ کے مختلف اوقات اور اس کی مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ وقت ہے جبکہ جنگ کا بازار گرم ہوتا ہے، توپوں کے دہانے کھلے ہوتے ہیں۔ آسمانوں سے آگ برس رہی ہوتی ہے، بندوقیں اور رائفلیں شعلے اگلتی نظر آتی ہیں اور انسانی جانیں خاک و خون میں لت پت دکھائی دیتی ہیں۔ اور ایک وہ حالت ہے جب کہ جنگ کے آثار نہیں ہوتے یا سرد جنگ جاری ہوتی ہے اُس وقت کے لئے حکم ربانی یہ ہے کہ دشمنوں کے لئے قوت فراہم کرو۔۔۔۔ یہاں یہ قید نہیں ہے کہ دشمن کون ہے، کہاں ہے، کس قسم کا ہے اور کب ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ تمہارا دشمن خواہ کوئی ہو، کہیں ہو، کسی وقت ہو، اس کے لئے قوت مہیا کرو۔

قوت کی تشریح

قوت کا لفظ بڑا جامع لفظ ہے ایک زمانے میں تیر قوت تھی، نیزہ قوت تھی، گرز اور تلوار قوت تھی۔ پھر بندوق اور دوسرے ہتھیار قوت اور کسی قدر آج بھی قوت ہیں ۔۔۔ نیپام بم، ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم قوت ہیں۔ دنیا کے اصولِ جنگ بدلے گئے ہیں۔ جنگ کے ہتھیار بدلے گئے ہیں۔ اس لئے قوت کا مفہوم بھی موجودہ زمانے کے آلاتِ حرب وضرب کے مطابق ہوگا۔

پس ایک جامع لفظ فرما دیا گیا کہ قوت جمع کرو اور ساتھ ہی ہنہنانے والے گھوڑے بھی ۔۔ جس وقت یہ آیاتِ خداوندی نازل ہوئیں اس وقت گھوڑے ہی میدانِ جنگ میں بہترین سواری تھے اور ان کے ذریعے بھی قوت کا اظہار ہوتا تھا اور دشمن پر ضرب کاری لگائی جاتی تھی لیکن آج گھوڑوں کی جگہ بکتر بند گاڑیوں، ٹینکوں اور جہازوں نے لے لی ہے اس لئے ان کا فراہم کرنا بھی از روئے قرآن مسلمانوں پر لازم ہو گیا ہے۔ جس طرح جہاد کے لئے گھوڑے پالنا عبادت اور باعثِ اجر و ثواب ہے، اسی طرح ان چیزوں کا مہیا کرنا بھی دشمن کے مقابلے کے لئے اجر و ثواب کا باعث ہے۔

مزید برآں ان تمام چیزوں کو فراہم کرنے کی غرض و غایت یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمانوں اور اللہ کے دشمنوں پر مسلمانوں کی دھاک بیٹھ جائے اور دشمنانِ خدا و رسولؐ مسلمانوں سے مرعوب ہو جائیں۔

شریعت کا مسئلہ

عزیزانِ محترم! آج کل بعض عاقبت نااندیش واعظین محض قصے کہانیوں سے عوام کو خوش کرنے کی کوششیں کرتے اور اپنی دکانیں چمکانے کی فکر میں مگن رہتے ہیں اور اس طرح عوام کی نظریں شمل اور قوت کی فراہمی سے ہٹا دیتے ہیں حالانکہ شریعتِ مطہرہ کا فیصلہ یہ ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا دشمن خواہ ہنود میں سے ہو یا یہود میں سے ہو یا کوئی بھی ہو اگر وہ ایٹم بناتا ہے یا ہائیڈروجن بم تیار کرتا ہے اور ہم اس کے مقابلے کے لئے ان ہتھیاروں کو فراہم کرنے کی فکر نہیں کرتے تو مذکورہ بالا آیت کی روشنی اور اسلام کی نگاہ میں صدر مملکت سے لے کر ایک عام مسلمان تک سب کے سب اللہ کے نزدیک مجرم ہوں گے۔ گناہگار ہوں گے اور بارگاہِ خداوندی میں ان سے سخت مواخذہ ہوگا۔

محترم حضرات! اچھی طرح جان لیجئے کہ حالاتِ زمانہ بدل چکے ہیں۔ ماضی میں لڑائیوں کا نقشہ کچھ اور ہوتا تھا۔ فوج فوج سے لڑتی تھی، جوان جوان سے بھڑتا تھا، شمشیر زن شمشیرزن سے ٹکراتا تھا، لیکن اب فوج بعد میں لڑتی ہے شہر پہلے تباہ ہو جاتے ہیں اور کمزوروں اور نہتوں پر قیامت ٹوٹ پڑتی ہے۔ طیارے اڑتے ہی مسکراتی ہوئی آبادیوں کو ویران اور لہلہاتے ہوئے کھیتوں اور چمکتی ہوئی فصلوں کو راکھ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔

ہمارا فریضہ

پس ہمیں بھی بدلی ہوئی حالت کے ساتھ اپنی فکر کو بدلنا چاہیئے۔ ہمیں یہ نہیں سوچنا چاہیئے کہ ہماری فوج کتنی ہے اور کیسی ہے، یہ بھی

خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اسلحہ کتنا ہے اور کیسا ہے کیونکہ یہ ہمارا فریضہ نہیں —— یہ حکومت کا فرض ہے۔ ہم صرف توجہ دلاسکتے ہیں اور حدیث و قرآن عزیز کی آواز ان تک پہنچا سکتے ہیں مگر ہمارا یہ لازمی فریضہ ہے کہ ہم اپنی فکر کو بدلیں اور وقت کی ضرورت کے مطابق سرگرم عمل ہو جائیں —— مشاہدے اور تجربے نے ثابت کر دیا ہے کہ آج کے دور میں صرف تنہا فوج ہی کسی ملک کو نہیں بچا سکتی۔ بلکہ اس کا دار و مدار اس ملک کے عوام اور اس میں بسنے والی قوم پر بھی ہوتا ہے بزدل قوم کو بہادر سے بہادر فوج اور اچھے سے اچھا سامانِ حرب بھی نہیں بچا سکتا اور بہادر قوم کو بڑی سے بڑی لشکر بھی مغلوب نہیں کر سکتا۔

گذشتہ عالمی جنگوں کے واقعات نے ثابت کر دیا ہے کہ جس حکومت کی رعایا بھی اور بزدل ہو اس کو بہتر سے بہتر فوج بھی نہیں بچا سکتی۔ ہاں فوج اس قوم کو بچا سکتی ہے کہ جس کے چار افراد کٹ کر گریں تو چالیس اُن کی جگہ لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں اور جان کی بازی لگا دیں۔

اسلام بھی یہی چاہتا ہے، قرآن عزیز کا بھی یہی منشاء ہے اور وقت بھی اس کا تقاضا کرتا ہے —— مگر یہ بھی یاد رکھیئے کہ بزدل اور جذبۂ قربانی سے عاری قوم کی کوئی بھی حفاظت نہیں کر سکتا —— جری فوج اور بہتر سے بہتر اسلحہ کسی بزدل قوم کو نہیں بچا سکتا لیکن دلیر قومیں جری سے جری فوجوں کو پچھاڑ دیتی ہیں۔

دوسری جنگِ عظیم میں سب دنیا نے دیکھ لیا تھا کہ جب ہٹلر کی فوجوں کا روسی فوجوں سے مقابلہ رہا تو انہیں دھکیلتی ہوئی ماسکو تک لے گئیں لیکن جب سٹالن گراڈ کے شہریوں اور عوام نے مرمٹنے کا فیصلہ کر لیا اور ہر ہر فرد نے ایک ایک چپّہ زمین کے لئے جس پر وہ کھڑا تھا سر دھڑ کی بازی لگا دی تو پھر نازی فوج کے مقابلہ میں ہر جھونپڑی چٹان اور ہر مکان قلعہ بن گیا۔ اور ایک عالم نے دیکھا کہ جس فوج کا مقابلہ روس کی فوج نہ کر سکی تھی شہر کی گوریلا فوج نے اسے کچل کر رکھ دیا۔

پس اے برادرانِ عزیز! ہم سب پر اور عالمِ اسلام کے ہر فرد پر فرض ہے کہ ان نازک حالات میں اپنے اندر قوتِ ایمانی، بہادری اور جوشِ عمل پیدا کریں۔ بہترین سامانِ حرب تیار کریں اور دشمنانِ اسلام کے مقابلہ میں کسی حیثیت سے کمزور نہ رہیں۔ بلکہ ان پر زندگی کے ہر شعبے میں اور ہر محاذ پر اپنی دھاک بٹھا دیں اور وہ ہم سے خوف کھانے لگیں صرف اسی صورت میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو آمین!

قنوتِ نازلہ

حوادث اور مصائب اور خاص جنگوں کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ صبح کی آخری رکعت میں یہ دعائے قنوت پڑھی اور صحابہ کرام رض نے بھی خاص خاص حالات میں یہ دعا پڑھی۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ پابندی سے جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں اور صبح کے فرضوں کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ چھوڑ کر اس دعا کو امام آواز سے پڑھے اور مقتدی آمین کہتے رہیں (شامی، الاشباہ والنظائر) دعا کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں چلے جائیں۔

اس دعا کے الفاظ موجودہ حالت میں حسب ذیل ہونا چاہئیں۔ آئمہ مساجد ان کو یاد کر لیں اور پابندی سے پڑھا کریں۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ ○ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ ○ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ○ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ ○ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ○ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ○ وَاِنَّهٗ لَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ○ وَلَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ○ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ○ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ○ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ○ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ الْهِنْدِ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ○ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ○ وَفَرِّقْ جَمْعَهُمْ ○ وَشَتِّتْ شَمْلَهُمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ ○ وَاهْزِمْ جُنْدَهُمْ ○ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ○ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِاَشِدَّاۤئِهِمْ ○ وَخُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ○ اَللّٰهُمَّ انْصُرْنَا عَسَاكِرَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ كَشْمِيْرَ وَسَاۤئِرِ بَاكِسْتَانَ ○ وَاَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنْ اَهْلِ كَشْمِيْرَ ○ وَاشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلٰى مَنْ قَاتَلَهُمْ مِّنْ مُّشْرِكِي الْهِنْدِ وَالْكُفَّارِ ○ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ اِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ۔

یہ دعائے قنوت صبح کی نماز کے اندر دوسری رکعت کے رکوع کے بعد پڑھی جائے اور باقی نمازوں میں نماز کے بعد دعا مانگی جائے۔ واللہ المستعان و علیہ التکلان

مجلس ذکر — گاہے گاہے بازخواں

عالمِ وحدت اور عالمِ کثرت

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

عرض یہ ہے کہ فلسفہ شریعت پر بحث کرنے والے حکماء نے جہان کی چار قسمیں بیان فرمائی ہیں:-

۱- عالمِ ناسوت ۲- عالمِ ملکوت
۳- عالمِ جبروت ۴- عالمِ لاہوت

۱- عالم ناسوت - یہ جہان جس میں ہم رہتے ہیں اس کو عالم ناسوت یا عالم مادیات کہتے ہیں
۲- عالم ملکوت - جہاں ملائکہ عظام رہتے ہیں۔ اس کو عالم ملکوت کہتے ہیں۔
۳- عالم جبروت ۴- عالم لاہوت

آج میں عالم ناسوت اور عالم ملکوت کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ہم عالم ناسوت میں رہتے ہیں۔ اور یہاں عالم ملکوت سے آئے ہوئے ہیں۔

وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا

ترجمہ: (اے محمدؐ) آپ سے روح کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ ان سے فرما دیجئے۔ کہ روح میرے پروردگار کے امر (حکم) میں سے ہے اور نہیں دیا گیا۔ تم کو علم مگر تھوڑا۔

روح عالم ملکوت سے آئی ہوئی ہے میں ہمیشہ عرض کیا کرتا ہوں کہ حقیقت میں انسان روح کا نام ہے۔ اس گوشت، پوست اور ہڈیوں کے ڈھانچے کا نام انسان نہیں ہے۔ جسم انسان کا لفافہ ہے۔ کھانا پینا۔ سونا وغیرہ یہ لفافہ کی ضروریات ہیں۔ موت کے وقت یہ عقدہ حل ہو جاتا ہے۔ روح کو اللہ تعالٰے نے اس ڈھانچہ میں لا کر قید کر دیا ہے۔ موت کا مطلب یہ ہے۔ کہ روح کو اس قید سے آزاد کر دیا جائے۔ جیسے پرندے کو پنجرے سے آزاد کر دیا جائے۔ تو وہ فوراً اُڑ جاتا ہے۔

عالم ملکوت میں روح کا تعلق صرف اللہ تعالٰی کی ذات سے تھا۔ اسی تعلق میں ہم مخمور اور مست تھے وہاں نہ ہمارا کوئی باپ، نہ ماں۔ نہ بہن نہ بھائی تھا۔ یہاں ہمارے بے شمار تعلقات ہیں۔ ماں باپ۔ بہن۔ بھائی وغیرہ سب سے تعلق ہے گویا کہ ہم عالم وحدت سے عالم کثرت میں آئے ہوئے ہیں۔ عالم وحدت میں فقط اللہ سے تعلق تھا۔ عالم کثرت میں بظاہر سب سے تعلق ہو لیکن حقیقت میں فقط اللہ کی ذات سے تعلق رہے۔ یہی اللہ تعالٰے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا ہے۔ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ میں اسی کا ذکر کیا گیا ہے۔ قلب سلیم (یعنی سالم دل) کا یہی مطلب ہے۔ کہ اللہ کے سوا کسی سے تعلق نہ ہو یہی انسان کا امتحان ہے اسی میں کامیابی انسان کا کمال ہے عالم وحدت میں نہ سبزی، نہ گوشت نہ پھل نہ روٹی نہ پانی اور نہ دوائی کی ضرورت تھی۔ نہ بیوی اور نہ اولاد سے تعلق تھا۔ یہاں سب چیزوں کی ضرورت ہے اور سب سے محبت ہے۔ یہی امتحان ہے۔ کہ دل میں اللہ کے سوا کسی کی محبت نہ ہو۔ اذان میں اسی چیز کی یاد پانچ وقتہ تازہ کرائی جاتی ہے۔ اذان میں اول اور آخر اللہ اکبر کا یہی مطلب ہے۔ کہ ہمارا اس جہان میں آنے سے پہلے بھی فقط اللہ ہی سے تعلق تھا۔ اس جہان سے رخصت ہونے کے بعد بھی فقط اسی سے تعلق ہوگا درمیان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو پیش نظر رکھ کر دروازہ الٰہی پر آنے کی دعوت ہے یہی مسلمان کا پروگرام زندگی ہے۔ اور یہی اسلام کا خلاصہ ہے۔ اس کے بعد حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ میں بتلا دیا کہ نتیجہ فلاح (امتحان میں کامیابی) ہوگا

تحصیل دار۔ نائب تحصیلدار۔ قانونگو اور پٹواری کی ضرورت اس شخص کو پڑتی ہے۔ جس کا تعلق ڈپٹی کمشنر سے نہ ہو۔ جس کا براہ راست ڈپٹی کمشنر سے تعلق ہو۔ اس کو ان کے ہاں جانے کی ضرورت ہی نہیں ڈپٹی کمشنر خود ہی ان سے کہہ کر کام کرا دیگا اسی طرح جس کا کمشنر سے تعلق ہو اس کو ڈپٹی کمشنر سے کہنے کی کیا ضرورت ہے وزیر اعلیٰ کے ملنے والے کمشنر کا ممنون احسان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جس کا گورنر سے تعلق ہوگا وہ ان سب سے بے نیاز ہوگا۔ جس کا تعلق خدا سے ہو۔ اس کو کسی چھوٹے کی کیا ضرورت ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ نمازی نماز میں اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے۔ کَاَنَّمَا یُنَاجِیْ رَبَّهٗ مناجات کے معنی سرگوشی ہے۔ مستورات اور بچوں کو بھی گھروں میں اذان کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ یہ اذان اسلام کا خلاصہ ہے۔ ہر مرد و زن اور بچہ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سب اللہ تعالٰے کے مرحوم و مغفور بندے ہیں۔ لیکن حاجت روائی کے لئے ہم فقط اللہ تعالٰے کا ہی دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ حضور کا ارشاد ہے

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ (جس نے اللہ کے لئے کسی سے محبت کی اور اللہ ہی کے لئے کسی سے دشمنی رکھی اور اللہ کے لئے دینے سے ہاتھ روکا پس تحقیق اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا) تکمیل ایمان کے لئے۔ حب۔ بغض۔ عطا اور منع اللہ کے لئے مخصوص کرنے کو ضروری قرار دے رہے ہیں۔

اللہ تعالٰے مجھے اور آپ کو اپنی تخلیق کا مقصد سمجھنے اور اس کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اس کے لیے صحبت کی ضرورت ہے۔ عربوں کی اسلام سے پہلے کیا حالت تھی؟ شراب جُوا وغیرہ سب اخلاقی بُرائیاں ان کے اندر پائی جاتی تھیں شاذ و نادر ہی یہ ان سے بچے ہوئے تھے۔ جیسے صدیق اکبرؓ اور ابوذر غفاریؓ ہیں۔ بعد میں اللہ تعالٰے نے ان کو خیر امت کا لقب عطا فرمایا۔ کُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ (الایتہ) یہ انقلاب کس طرح ان کے اندر آیا؟ قرآن کی تعلیم اور حضور کی صحبت سے ہمارے پاس بھی وہی قرآن ہے لیکن ہمارے ہاں وہ صحبت نہیں رہی۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جو صحبت نصیب تھی۔ وہ تابعین کو نہ ملی جو تابعین کو حاصل ہوئی۔ تبع تابعین اس سے محروم ہوگئے۔ صحبت کی کمی ہوتی آرہی ہے بعض جدید تعلیم یافتہ دین کی ریسرچ کرتے ہیں۔ ان کو علم ہے۔ وہ جانتے سب کچھ ہیں مگر صحبت نہ ہونے کے باعث ؎

نہ صورت نہ سیرت نہ خال وخط
بمحبوب نامش نہاوند غلط

اوّل تو صحبت ہی نہیں۔ اگر مل جائے

تو ہر شخص کو اس سے فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں ہوتی صحبت سے ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق فائدہ اٹھاتا ہے کاشتکار تو زمین میں یکساں بیج ڈال دیتا ہے لیکن زمین اپنی استعداد کے مطابق اس کو اُگاتی ہے۔ بیج کہیں کم اور کہیں زیادہ اُگتا ہے۔

حضرت امروٹیؒ کے خدام میں ایک شخص مولوی محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ تھے ۔ وہ پست قد تھے ۔ اور داڑھی لمبی تھی ۔ وہ حضرت محمد صدیق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھی رہ چکے تھے ۔ ایک دفعہ ان کے مکان میں آگ لگ گئی ۔ لوگ مکان سے سامان باہر نکال کر رکھتے جائیں اور وہ اٹھا اٹھا کر اندر آگ میں ڈالتے جائیں اور فرماتے جائیں ۔ کہ جس نے دیا تھا ۔ جب وہی جلانا چاہتا ہے تو تمہیں اس کو بچانے کا کیا حق ہے ۔ وہ حضرت امروٹیؒ کے عاشق تھے ۔ ایک دفعہ راتوں رات مچھلی پکوا کر حضرت کے لئے لائے ۔ جب کسی نے ان سے پوچھا ۔ کہ مولوی صاحب کس سواری پر آئے ہو تو فرمانے لگے کہ عشق کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا ہوں ان کو سامان سے نہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق تھا ۔ اس لئے آگ میں اٹھا اٹھا کر ڈالتے جاتے تھے ۔ کہ شاید اللہ تعالیٰ اسی میں راضی ہے ۔ دنیا دار کے گھر میں آگ لگ جائے ۔ تو آسمان سر پر اُٹھا لیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

قولہ تعالیٰ:۔ لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا اٰتٰكُمْ (سورہ الحدید ع پ ۲۷)

ترجمہ ۔ تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو چیز تم کو عطا فرمائی ہے اس پر اتراؤ نہیں ۔

اگر وہ چھین لے تو ان کو غم نہیں ہوتا ۔ ایک دوسرے بزرگ کا واقعہ ہے ۔ ان کا نام خلیفہ محمد خاںؒ تھا ان کو ان کے بیٹے کا انتقال ہو گیا ۔ ساری رات بیٹے کے سرہانے بیٹھے رہے ۔ جو پوچھنے آتا ۔ اس سے فرما دیتے کہ آرام آگیا ہے ۔ صبح لوگوں کو انتقال کی اطلاع دی اور جنازہ کی تیاری کے لئے فرمایا ۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو وحدت سے کثرت میں لا کر ڈال دیا ہے اور چاہتے ہیں کہ یہاں بھی عالم وحدت کا ہی رنگ ہو ۔ اس لئے صحبت کی ضرورت ہے ۔

ع بلے میوہ ز میوہ رنگ گیرد

حقہ نوشوں کی صحبت میں آہستہ آہستہ عادت پڑ جاتی ہے ۔ چلم بھر کر دینے اور حقہ چلانے سے کئی بچے حقہ پینے لگ جاتے ہیں ۔ اسی طرح بھنگ نوشوں کی صحبت کا بھی اثر ہوتا ہے ۔ اگر بری صحبت میں بیٹھ کر انسان بد ہو سکتا ہے ۔ تو نیکوں کی صحبت میں اس کے اندر نیکی کا رنگ پیدا ہو گا ۔ (باقی)

بقیہ : عرب مجاہدین اسلام نے . . .

مولانا اسحٰق سنبھلی

مولانا اسحاق سنبھلی ایم پی نے کہا کہ ہمارے ملک میں مسجد اقصےٰ کی بےحرمتی پر جو رد عمل ہوا ہے آپ اسے اچھی طرح جانتے ہیں ۔ پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں مولانا مدنی نے اور میں نے تحریکیں رکھیں ہم نے جو کچھ کیا وہ ہمارا فرض تھا ۔ لیکن ہمیں زیادہ خوشی اس بات کی ہوئی کہ ان تحریکوں میں مسلمانوں سے زیادہ غیر مسلموں نے دلچسپی لی ان کے لیئے ہم شکرگزار ہیں ان کے علاوہ جس روز سے صدر جمہوریہ کو حلف دیا جا رہا تھا اس دن ہم نے نہایت قلیل مدت میں ۱۲۵ ممبروں کے دستخط کرا کے وزیر اعظم کو ایک یادداشت دی جس میں مطالبہ تھا کہ اسرائیل کے مظالم کو اقوام متحدہ سے اٹھایا جائے اسرائیل سے عرب علاقے خالی کرائے جائیں اگر وقت ہوتا تو پارلیمنٹ کے ۵۰۰ ممبران میں سے ۴۵۰ ممبران اس پر دستخط کر دیتے ۔ جب یہ یادداشت وزیر اعظم کو دی گئی تو اس وفد میں آسام مغربی بنگال میسور اور یوپی کے غیر مسلم ممبران شامل تھے ہم ان سب لوگوں کے شکرگزار ہیں ۔ وزیر اعظم نے میمورنڈم کو بڑی توجہ سے پڑھا اسرائیل کے مظالم کا احساس کیا اور فوراً عربوں کی حمایت کا اعلان کر دیا ۔

مولانا سنبھلی نے فرمایا کہ مسجد اقصےٰ کی آتش زنی اتفاقی واقعہ نہیں ہے یہ ایک پرانی سازش ہے کچھ عرصہ ہوا نیویارک ٹائمز میں ایک فوٹو شائع ہوا تھا جس میں مسجد اقصےٰ کے سامنے امریکی لڑکیاں نیم عریاں لباس میں دکھائی گئی تھیں ایک اسرائیلی گائڈ جو اس موقع پر ان کے ساتھ تھا ان سے یہ کہتا ہوا دکھایا گیا تھا کہ یہ مسجد پہلے ہیکل سلیمانی تھی کچھ عرصہ بعد اس جگہ پھر ہیکل سلیمانی نظر آئے گی یہ مضمون بدترین درندہ صفت اخبار ٹائمز میں چھپا تھا ۔ جو سامراجی امریکہ کا ترجمان ہے مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی درندہ صفت ... اسرائیلی حکومت کے خاتمہ موجب بنے گی ہم نے دیکھا ہے اس واقعہ پر کس طرح آگ لگی ہوئی ہے ۔

سلسلۂ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ تین روز کی عرب اسرائیل جنگ میں جتنے عرب مارے گئے تھے اس کے دو گنے عرب اسرائیل کے وحشیانہ مظالم کا شکار ہو کر مر چکے ہیں ۔ آپ نے اسرائیلی مظالم کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیلی کے جلاد بچوں کی ہڈیاں کلائیاں پنڈلیاں توڑ کر ان عربوں کو واپس بھیجتے ہیں تاکہ کسی طرح عربوں کے حوصلے پست ہو جائیں لیکن ان کے حوصلہ میں اور عرب علاقوں کو آزاد کرانے کے عزم میں کوئی کمی نہیں ہم عربوں سے بہت ہمدردی ظاہر کرتے ہیں اب مجاہدین الفتح کا وفد دہلی آ رہا ہے یہ وفد پھول پہننے کے لیئے نہیں آ رہا ہے ہمیں اس کی زیادہ سے زیادہ اخلاقی و مالی مدد کے واسطے تیار رہنا چاہیئے ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسرائیل پر اور اس کے حامی امریکہ اور برطانیہ پر کاری چوٹ لگائیں ۔ صدر جمہوریہ مسٹر گری کی کامیابی سامراجیوں اور ان کے ساتھیوں سرمایہ پرستوں پر کاری ضرب ہے ۔ ہمیں ملک کے اندر سامراج دشمن طاقتوں کو مضبوط کرنا چاہیئے ہمیں ان طاقتوں کو مضبوط بنانا ہے تاکہ ملک کے باہر بھی سامراجی طاقتوں کو شکست دی جا سکے اس طرح اسرائیل کا جنازہ نکل سکتا ہے

اس کے بعد مولانا اخلاق حسین قاسمی صاحب نے دعا کرائی کہ اسرائیل کے مقابلہ میں عربوں کو اللہ تعالیٰ کامیاب فرمائے آمین

جلسہ میں حاضرین بہت زیادہ تھے عوام آخری وقت تک نہایت انہماک اور توجہ کے ساتھ سنتے رہے ۔

مجاہدین الفتح کے لیے تھیلی میرٹھ سے ایک لاکھ کا اعلان

میرٹھ یہاں یوم مسجد اقصیٰ کے موقعہ پر جمعیت علماء میرٹھ کے زیر اہتمام جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کامریڈ مصدی لال نے اعلان کیا کہ مجاہدین الفتح کے میرٹھ آنے پر ان کا شاندار استقبال کیا جائے گا اور ایک لاکھ کی تھیلی پیش کی جائے گی ۔

عرب مجاہدینِ اسلام نے یہودیوں کی نیند حرام کر دی ہے

سامراجی طاقتیں اسرائیل کی پشت پناہی سے ہٹ جائیں تو یہودی سلطنت آج ختم ہو جائے

الفتح کے مجاہدین کا ہر جگہ فراخ دلی سے خیر مقدم کیا جائے

حضرت مولانا سید اسعد مدنی اور مولانا محمد اسحاق سنبھلی کی جامع مسجد دہلی میں معرکہ آرا تقاریر۔

حضرت مولانا اسعد مدنی ناظم عمومی جمعیتہ علماء ہند نے فرمایا کہ مسجد اقصیٰ کے مسئلہ پہ آج پورے ہند میں ہی نہیں بلکہ سارے عالم میں شدید اضطراب ہے۔ ہر جگہ یوم احتجاج منایا جا رہا ہے اور لوگ غم و غصہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مسجد اقصےٰ مسلمانوں کے لیے تیسرے نمبر کی مقدس مسجد ہے خانہ کعبہ و مسجد نبوی کے بعد اس کا نمبر ہے۔ اسی مسجد کی طرف انبیائے کرام نماز پڑھتے رہے ہیں خود رسولِ اکرم صلعم کی..... زندگی میں ہجرت کے بعد اسی کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے معراج کے واقعات کا تذکرہ اور اسرائیل کے قیام کی تاریخ بیان کی آپ نے کہا کہ سازشوں کے نتیجے میں بیت المقدس جو یہودیوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے نزدیک اہم ترین شہر ہے جس پہ تقریباً ۱۴ صدیوں تک مسلمانوں کا تسلط رہا جس میں دیوار گریہ بیت اللحم کنیسہ القیامہ جیسے یہودیوں اور عیسائیوں کے مقدس مقامات ہیں۔ عرب مسلمانوں کے ہاتھ میں رہے ان لوگوں نے اس کا انتظام اور حفاظت خود مسلمانوں کے سپرد کی تھی مسلمانوں نے کبھی ان کے راستہ میں اور طریق عبادت میں کوئی روڑا نہیں اٹکایا۔ عرب مسلمان بڑی اکثریت میں تھے لیکن کبھی کوئی غلط بات نہیں ہوئی

پرانے آثار کی تباہی

گزشتہ دو سال کے عرصہ میں باہر کے یہودیوں کو لاکر وہاں بسایا گیا۔ برطانیہ امریکہ اور روس نے اسرائیل کو بنایا بین الاقوامی سازشیں ہوئیں اور عربوں کو تباہ کیا گیا یہودی دنیا کی دولت مند ترین قوم ہے۔ بڑے ذرائع رکھتی ہے۔ اسرائیلیوں نے عربوں پہ آگ لگانے والے بم برسائے۔ عربوں کے محلوں کو ڈائنامیٹ لگا کر برباد کیا گیا۔ قدیم آثار تلاش کرنے کے بہانے کھدائی کی جا رہی ہے تاکہ یہ پرانے مسلم آثار تباہ ہو جائیں۔ میں نے شام میں فلسطینی پناہ گزینوں کے کیمپ دیکھے ان لوگوں نے بتایا کہ اسرائیل نے ان کو بنوک سنگین گھروں سے نکالا اور برباد کر دیا..... آج لاکھوں انسان اسی طرح بے گھر ہو چکے ہیں۔ امریکہ اسرائیل کو ہوائی جہاز دے کر اس چور ڈاکو کی مدد کر رہا ہے۔ امریکہ برطانیہ جیسے سامراجی ملک اسرائیل کی مدد کر رہے ہیں۔ اسرائیل خود کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ اسرائیل نے اب مسجد اقصیٰ پہ وار کیا ہے۔ لیکن ایسا دفعتاً نہیں ہوا۔ مہینوں پہلے ایک امریکی یہودی نے اعلان کیا تھا کہ مسجد اقصیٰ ..... کا گنبد صخرہ جس جگہ تھا۔ الواح مقدسہ یہیں مدفون ہیں لیکن اس کے پاس اس بات کا کوئی ثبوت نہیں۔ قبۃ الصخرہ میں تین گھنٹہ تک آگ لگتی رہی آگ بجھانے کے لیے اسرائیل کا دستہ آتا ہے اور پانی ڈالنے کے بجائے اس نے دیواروں کو ہتھوڑوں سے توڑنا شروع کر دیا یہ آگ بجھاتے تھے یا اس مقدس مسجد کو توڑنے اور زمین بوس کرنے آئے ہم نے ہندوستان میں دیکھا ہے کہ عربوں پر ظلم ہو رہا تھا ان پہ آگ لگانے والے بم برسائے جا رہے تھے تو یہاں کے اخبار عربوں کے خلاف مضامین چھاپ رہے تھے اس سے ظاہر ہے کہ پریس پہ یہودیوں کا قبضہ ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ مسجد صخرا لکڑی کی بنی تھی یہ سراسر جھوٹ ہے چھ سات سال ہوئے قبۃ الصخرا کی دوبارہ تعمیر ہوئی تھی جس میں لکڑی نہ تھی پتھر لوہا اور بلور لگا تھا۔ صرف سلطان صلاح الدین ایوبی کا ممبر لکڑی کا تھا کوئی ایسی کیمیکل چیز تھی جسے اسرائیل نے پتھروں کو آگ لگانے کے واسطے استعمال کیا۔ اسرائیل تحقیقات کا ڈھونگ رچاتا ہے۔ وہی تحقیقات کرے گا اسی نے آگ لگائی ہے یہ ایک پرانا منصوبہ ہے۔

دنیا بھر میں ردِّ عمل

اسرائیل نے جب مسجد اقصیٰ کو آگ تو اسے امید نہ ہو گی کہ ایسا طوفان اٹھ کھڑا ہو گا۔ آج ساری دنیا میں آگ لگی ہوئی ہے ہندوستان کا کوئی حصہ ایسا نہیں جہاں بلا اختلافات مذہب لوگوں نے یہ دن نہ منایا ہو۔ ہم نے ہڑتال کی اپیل نہ کی تھی لیکن لوگوں نے ہڑتالیں کیں جلوس نکالے اور جلسے کئے ان جلوسوں میں دس بیس نہیں ۲۵-۳۰- اور پچاس ہزار آدمی شریک ہوتے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ لوگوں میں کتنا جوش و خروش ہے۔ ساری دنیا میں یہی حال ہے۔ امریکہ جو اسرائیل کا حامی ہے عالمی رائے عامہ کی پرواہ نہ کرنے کی اسے یہ سزا ملی ہے آج امریکی سفیر کلکتہ نہیں جا سکے اور ان کو پروگرام منسوخ کرنا پڑا۔ اگر امریکہ اسرائیلی درندوں کا ساتھ دیتا رہا تو اسکے سفیروں کو جگہ جگہ اسی طرح ذلت برداشت کرنی پڑے گی۔

امریکیوں کو اپنی پالیسی میں تبدیلی لانی چاہیئے اپنے نظر کو بدلنا چاہیئے جس نے سارے مشرق وسطیٰ میں تباہی پھیلا رکھی ہے سامراجی طاقتیں اسرائیل کی پشت پہ سے ہٹ جائیں تو اسرائیل چوبیس گھنٹے میں ختم ہو جائے گا اگر امریکہ برطانیہ اسی طرح اسرائیل کی حمایت کرتے رہے تو رائے عامہ ان کو مجبور کرے گی کہ وہ فلسطین عربوں کا ہے اور عربوں کا رہے گا۔ ہم عربوں کے ساتھ ہیں اور آخری وقت تک ان کے ساتھ رہیں گے دوسری جمہوری طاقتیں بھی ان کے ساتھ ہیں۔

کبھی ہمیں خیال آتا تھا کہ عرب مجاہدین نے اسرائیل کی نیند حرام کر دی ہے جو دن رات الجزائر کے مجاہدین کی طرح جان دے رہے ہیں۔ ہم ان کا استقبال کریں گے خوشی کی بات ہے کہ یہ مجاہدین دس بارہ دن میں ہندوستان آئیں گے۔ افریشیائی یک جہتی کونسل نے الفتح کے مجاہدین سے رابطہ قائم کیا ہے اور وہ ۵ تین نمائندوں کا ایک وفد ہندوستان بھیجنے پہ تیار ہو گئے ہیں۔ ہمیں ان کے ہندوستان پہنچنے کی تاریخ کا انتظار ہے۔ (باقی صفحہ پر)

درس حدیث

اللہ کی رضاجوئی ــــ اور ــــ جہاد

اُستاذ العلماء حضرۃ مولانا الحاج سیّد حامد میاں مُدظلّہ مُہتمم و شیخ الحدیث جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور
مُرتّبہ : محمود احمد عارف ہوشیارپوری

عَنِ ابنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ رضؓ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَۃِ النَّبِیِّ (صلی اللہ علیہ وسلم) فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ وَ فُلَانٌ شَہِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فُلَانٌ شَہِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَۃٍ غَلَّہَا اَوْ عَبَاءَۃٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ وسلم) یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اذْہَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اَنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا۔ قَالَ فَخَرَجْتُ فَنَادَیْتُ اَلَا اِنَّہٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ ثَلٰثًا۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ "خیبر" کے دن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں آئے اور اطلاع دی کہ فلاں شہید ہو گیا اور فلاں شہید ہو گیا۔ حتیٰ کہ ذکر کرتے کرتے ایک اور شخص کا نام لیا کہ فلاں بھی شہید ہو گیا۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے (اس شخص کا نام سن کر یکدم) فرمایا۔ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُہٗ فِی النَّارِ ہرگز نہیں۔ مَیں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے۔ یعنی جسے تم شہید سمجھ رہے ہو فی الحقیقت وہ شہید نہیں۔ کیونکہ

مَیں نے اُسے آگ میں جلتے دیکھا ہے حالانکہ شہید وہ ہوتا ہے جسے یہاں سے جاتے ہی جنّت مل جاتی ہے۔ شہید سے اللہ تعالیٰ کے یہاں سوال بھی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمتیں اُسے ڈھانپ لیتی ہیں۔ اسے غسل بھی نہیں دیا جاتا۔ اور خون آلود کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے، قیامت کے روز اس کے زخموں سے مُشک کی سی خوشبو آئے گی، اس کا رنگ خون کا سا رنگ ہوگا۔

چونکہ انسان کی جان سب سے قیمتی چیز ہے اور جب وہ اللہ کی راہ میں لٹا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے انعامات سے نوازتے ہیں۔ شہید اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کر کے اس کی رضوان و خوشنودی حاصل کر لیتا ہے۔

باقی صالحین اپنی اپنی قبروں میں آرام فرما ہوتے ہیں مگر شہداء کرام کو شہادت کے بعد ہی جنّت میں جانے کی اجازت مل جاتی ہے اور وہ جنّت میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے رہتے ہیں۔

آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے شہداء کی بہت فضیلتیں بیان فرمائی ہیں۔ ہر مسلمان کو چاہئے کہ شہید ہونے کی خواہش رکھے۔ ہر وقت شہادت کا متمنّی رہے۔ اگر شہادت نہ بھی ملی تو اللہ کے فضل سے اسے اس خواہش کے سبب شہادت کا ثواب مل جائے گا۔

تو عرض یہ کر رہا تھا کہ صحابہ کرام نے جب اُس شخص کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ شہید ہو گیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا وجہ اس کی یہ بتلائی کہ چونکہ مَیں نے اُسے آگ میں دیکھا ہے اور آگ میں جانا شہید کی شان کے منافی ہے۔ پھر آگ میں جانے کی وجہ بتائی کہ فی بردۃ غلّھا او عباءۃ یعنی اس نے مالِ غنیمت میں سے اپنے لئے ایک چادر یا ایک عباء نکال لی ہے (راوی کو شبہ ہے کہ چادر فرمائی یا عباء) چونکہ مالِ غنیمت لوٹ کا مال نہیں ہے کہ جو جس کے ہاتھ آیا اس کا ہو جائے بلکہ اس کا شرعی حکم یہ ہے کہ تمام شرکاء جہاد میں یہ مال تقسیم ہوگا۔ تقسیم سے پہلے ہر مجاہد ہر شے میں شریک ہے اس لئے کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ شرکاء کی اجازت کے بغیر کسی چیز پر قبضہ کرے ــــ ہاں جب امام (جنرل) تقسیم کر دے گا تو اس کے لئے حلال ہوگا۔

آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کی نیت صحیح نہ تھی وہ رضائے الٰہی کی طلب میں شریکِ جہاد نہ ہوا تھا بلکہ حصولِ مال کی غرض سے جہاد میں شریک ہوا تھا۔ اسی لئے تو اُسے اتنی سخت سزا (آگ والی) ملی ــــ تو نیت اگر اچھی نہ ہو تو اچھا فعل اور بہترین عمل بھی بیکار ہوتا ہے جان ایسی قیمتی چیز بھی اگر دے دی جائے اور نیت صحیح نہ ہو تو اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی اجر نہیں ملے گا۔ نیت جتنی اچھی ہوگی اللہ کے یہاں اس کام

(باقی صفحہ [illegible] پر)

بقیہ : مجلسِ ذکر

شجرہ طریقت اسی لئے ہوتا ہے۔ آپ کے شجرے میں ایک میں ہی گنہگار آگیا ہوں باقی مجھ سے اوپر حضورؐ تک سب اولیاء کرام ہی ہیں اولیاء کرام کی صحبت میں رہ کر ہی یہ باتیں سیکھی اور سمجھی ہیں۔ گھوٹ کر کوئی نہیں پلاتا طالب صادق کو کامل سے عشق ہوتا ہے حضرت امروٹیؒ نے سکرات کی حالت میں فرمایا کہ میرا منہ ابا کی طرف کر دو ابا سے ان کی مراد شیخ حافظ محمد صدیقؒ سے تھی۔ دین پور شریف اور امروٹ شریف میں اگر کسی شخص کا نام شیخ کا ہوتا تو اس کا نام نہ لیتے تھے اس کو نالے ہٹھا (یعنی میٹھے نام والا) کہتے تھے۔

یہ شیخ کا ادب تھا۔ پہلے زمانہ میں ہمارا تمدّن تھا۔ کہ عورتیں خاوند کا نام نہ لیتی تھیں۔ یہ ادب تھا۔ عقیدت، ادب اور اطاعت خدا کی نعمتیں یہ ہوں تو کامل سے فیض حاصل ہوتا ہے ورنہ ؎

تہیدستانِ قسمت راچہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

عقیدت۔ ادب اور اطاعت کے لحاظ سے ہی خدام کے مراتب ہوتے ہیں

حاصل یہ نکلا وحدت سے کثرت میں ڈال دیا جانا ہی ہمارا امتحان ہے اور کثرت میں رہ کر بھی ہم نے وحدت والا تعلق اللہ سے قائم رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درس قرآن

از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب واہ کینٹ ——— مرتبہ: محمد عثمان غنی

(۵)

فرمایا۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ علمائے تفسیر نے شانِ نزول لکھا ہے سورت یوسف کا کہ یہودیوں نے مشرکین مکہ کو یہ بات سمجھائی کہ تمہارا نبی جو کہتا ہے میں نبی ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم، یہ کہتا ہے کہ خدا میرے ساتھ ہمکلام ہوتا ہے اس سے ایک بات تو پوچھو کہ یہ جو تھے بنی اسرائیل — یعقوب علیہ السلام کا نام ہے اسرائیل اور بنی اسرائیل ان کی اولاد کو کہتے ہیں (اللہ آج کل تو بنی اسرائیل کا بیڑا غرق ہی کرے۔ مسلمانوں کو فتح مبین اللہ نصیب فرمائے، اللہ مسلمانوں کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے) — تو یعقوب علیہ السلام کا وطن تو شام تھا، مصر میں یہ کیسے پہنچ گئے؟ مصر میں کیسے حکومت بنا لی؟ — تو پھر مکہ کے مشرکوں نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پوچھا۔ کہ اللہ کے نبیؐ! اگر آپ واقعی خدا کے نبی ہیں تو یہ بتائیں آپ، کہ یہ شام کے بنی اسرائیل کیسے مصر میں پہنچ گئے؟ تو اس کے متعلق قرآن نے فرمایا۔ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۔ اے میرے حبیبؐ! واقعی اس میں کوئی شک نہیں آپ قرآن کے نزول سے پہلے لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ اس حقیقت سے بے خبر تھے — کیونکہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم تو امی تھے۔ آپ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ۔ نہ حضور لکھنا جانتے تھے، نہ حضور پڑھنا جانتے تھے۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)۔ اگر یہ ہوتا تو پھر ان کا اعتراض اور زیادہ قوی ہوتا۔ اس زمانے میں نہ تاریخیں تھیں

اس زمانے میں نہ علم کے چرچے تھے، نہ اشاعت کے اسباب تھے۔ تو فرمایا۔ ہم یقین کے ساتھ کہتے ہیں کہ آپؐ اس قصے کے نزول سے پہلے لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ آپ اس قصے سے بے خبر تھے۔ یہاں غفلت کا لفظی معنیٰ ہے بے خبر۔ واقعی آپ کو کیا خبر تھی؟ کہ یوسف علیہ السلام مصر میں کیسے پہنچے؟ یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں نے کیسے آپؑ کو کنویں میں گرا دیا؟ تو فرمایا نَحْنُ، ہم ہی، ہمارے فرشتے اور ہم خود، نَقُصُّ عَلَيْكَ بیان کرتے ہیں آپؐ پر، اَحْسَنَ الْقَصَصِ، بہت بہتر طریقے پر بیان کرنا ——— یہ سب جوابات آ رہے ہیں کہ تم یہ نہ شبہ کرو کہ یوسف زلیخا کا ایک قصہ ہی ہے، جیسے ہمارے ہاں بعض دوست سمجھ لیتے ہیں۔ اور غیروں نے بھی ہمارے کانوں میں کچھ یوں ہی پھونکا ہے — فرمایا۔ بات یہ نہیں ہے، ہم آپ پر ایک بہترین بیان بیان کرتے ہیں، یوسفؑ کا جو واقعہ ہے وہ ایسا واقعہ نہیں ہے بلکہ اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ قصص کا معنیٰ بیان کرنا، ہم آپؐ پر بیان کرتے ہیں یوسف علیہ السلام کا واقعہ، اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ بہترین طریقے پر بیان کرنا۔ وَاِنْ كُنْتَ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۔ اور یہ بات اپنی جگہ پر بالکل درست ہے، ہم شہادت دیتے ہیں کہ ان آیتوں کے نزول سے پہلے، یوسف علیہ السلام کا واقعہ نازل ہونے سے پہلے آپؐ اس واقعہ سے بے خبر تھے۔ تو یہ واقعہ بیان کرنا بھی آپؐ کی نبوت کی ایک دلیل ہو جائے گی ——— قرآن مجید میں جو قصے آتے ہیں وہ بھی ایک قسم کی دلیل ہے حضورؐ کی صداقت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اس وقت موجود نہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا علم ہے کہ یہ واقعات کیسے ہوتے ہیں؟ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا (القصص ع ۴۶) اے میرے حبیبؐ! جب کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو پکارا، طور کے قریب، مَا كُنْتَ۔ آپؐ وہاں پر نہیں موجود تھے۔ تو آپؐ کو جو ہم خبر دے رہے ہیں، یہ دلیل ہے کہ آپؐ ہمارے رسول ہیں — دوسرے مقام پر فرمایا کہ جب حضرت مریم علیہا الصلوٰۃ والتسلیم بیت المقدس میں پہنچیں اور بیت المقدس کے جو راہب تھے، وہاں عبادت کرنے والے، خانقاہ میں رہنے والے، طلبہ و اساتذہ، وہ سب کے سب اس بات پر جھگڑنے لگے۔ ایک نے کہا کہ مریم میری تربیت میں رہے، کیونکہ میرے استاذ کی، میرے نبی کی، میرے پیشوا کی بیٹی ہے۔ حضرت مریمؑ کے جو والد تھے۔ حضرت عمرانؑ وہ وہاں کے قائد تھے، امام تھے، نبی تھے، (علیہ الصلوٰۃ والتسلیم)۔ تو وہاں کے راہبوں نے، وہاں کے طلبہ نے، وہاں کے علماء نے، آپس میں جھگڑا کیا ——— حضرت زکریاؑ بھی ان میں موجود تھے۔ حضرت زکریاؑ یہ چاہتے تھے کہ حضرت مریمؑ میری تحویل میں آئیں، کیونکہ حضرت زکریاؑ حضرت مریم کے خالو ہوتے ہیں۔ اس لئے حضانت کا مسئلہ، ہمارے ہاں دو مسئلے ہیں۔ ایک ہے حضانت، ایک ہے وراثت۔

قرآن عجیب چیز ہے، اسلام بڑا بہترین مذہب ہے۔ افسوس آج مسلمان اسلام سے خود بھاگ رہا ہے — اللہ مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یعنی ایک ہے میرے بزرگو! حضانت، تربیت، ایک ہے وراثت۔ دونوں میں اسلام نے ایک ایک عجیب منصوبہ بندی سی کر دی ہے۔ (یہ لفظ بھی آج کل بڑا محبوب لفظ ہے) عجیب منصوبہ بندی کر دی ہے، فرمایا اسلام نے کہ وارث تو ہوگا چچا، وارث ہوگا چچے کا بیٹا، یہ ہیں عصبات۔ اگر ایک شخص مر جائے، اس کے چھوٹے بچے رہ گئے۔ بچیاں رہ گئیں، اب ان کو پالے کون؟ ماں مر گئی، بچوں کو کون پالے؟ چھوٹے بچوں کو۔ فرمایا ماموں اور خالہ پالے۔ وراثت کون لے گا؟ چچا لے گا،

عصبہ ہے، وراثت چچے کو ملے گی۔
پالے گا کون؟ ماموں اور خالہ پالے گی
کیونکہ ہو سکتا ہے چچا صاحب کہیں
بھتیجے کو گم شدہ نہ کر دیں وراثت
کے لالچ میں۔ ایک یہ بھی مسئلہ ہے۔
اور دوسرا یہ ہے کہ شفقت مادری
شفقت پدری پر غالب ہوا کرتی ہے
تو چونکہ وہ ماں ہے، ماں کا رشتہ
ہے، اس لئے جو بچے رہ جاتے ہیں
ماں کے چھوٹے چھوٹے تو عموماً ان
کو نانیاں پالتی ہیں، خالائیں پالتی ہیں۔
اور فرمایا میرے محبوب آقا جناب
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اَلْخَالَةُ الْاُمُّ، خالہ ماں ہے، خالہ
کو پھر ماں کا مقام دیا۔ یعنی تین
درجے ہیں وراثت کے۔ ایک ہوتا
ہے ذَوِی الْفُرُوْض۔ جن کا حق
قرآن میں مقرر ہے، ایک ہوتے ہیں
عصبات ـــ ذوی الفروض کے بعد
جو مال ہوتا ہے وہ ان کو ملتا ہے۔
اور تیسرے نمبر پر ہیں ذَوِی الْاَرْحَام۔
یہ ماموں بچارے، خالہ بچاری تیسرے
نمبر پر آتی ہے۔ لیکن پالنے والے
کون ہیں؟ ماموں، خالہ پہلے پالے۔
اگر بچہ رہ جائے تو قاضی شرعی کا
حکم ہے کہ وہ اس چھوٹے بچے کو
چچا کے حوالے نہ کرے بلکہ ماموں
کے حوالے کرے، خالہ کے حوالے
کرے۔ جیسا کہ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم خالو تھے حضرت مریم کے۔
جب حضرت مریم پہنچیں بیت المقدس
میں بچپن کی حالت میں، وہاں کے
راہبوں اور وہاں کے رہنے والوں نے
آپس میں جھگڑا کیا۔ تو پھر کیا ہوا؟
انہوں نے کہا کہ بھائی قلمیں ڈالو پانی
میں، قرعہ اندازی کرو، جس کا نام
نکلے وہ اس کو پالے۔ چنانچہ نام
کس کا نکلا؟ حضرت زکریا علیہ السلام
کا نکلا۔ اور اس طریقے پر جھگڑا بھی
ختم ہو گیا اور حضرت مریم اپنے خالو
اور خالہ کے ہاں پہنچ گئیں۔ تو وہاں
کے متعلق کیا فرمایا؟ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ
اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ص وَمَا
كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝
(آل عمران ۴۴) اے میرے محبوب! آپ
اس وقت موجود نہیں تھے۔ کہاں تھے
آپ اس وقت؟ (صلی اللہ تعالیٰ علیک
وسلم) جب کہ وہاں بیت المقدس میں
رہنے والے راہب آپس میں لڑتے
تھے کہ مریم کا کفیل کون ہے؟ تو پھر
آپ کو کیسے پتہ چل گیا کہ یہ بات
ہوئی ہے؟ ہم نے آپ پر نازل کیا
تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ط
وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ (البقرہ ۲۵۲)
یہ میری آیتیں ہیں میں آپ کو پڑھ کر
سناتا ہوں۔ کیونکہ آپ میرے نبی ہیں۔
تو یہاں بھی فرمایا کہ اے میرے حبیب!
وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ۔
آپ کو ان آیات کے نزول سے پہلے
خبر نہ تھی کہ یوسف علیہ السلام کے ساتھ
کیا ہوا؟ کیا بات بنی؟ کیا معاملہ ہوا؟
کیسے شام سے مصر پہنچے، مصر میں
کیسے حکومت بنی؟۔

تو قصہ یوسف علیہ السلام ایک اور
فائدے کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے
نازل فرمایا، اس میں حکمت کیا تھی؟
کہ دلیل بن جائے محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صداقت کی۔ اس لئے فرمایا
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ
بے شک ہم آپ پر بیان کرتے ہیں احسن
القصص، بڑے اچھے پیرائے پر بیان
کرنا، اس میں کسی قسم کا تجاوز نہیں ہے
کسی قسم کا الزام نہیں ہے، جو تحقیقی
بات تھی وہ ہم نے آپ پر بیان کر دی۔
اور دنیا والے جب کوئی بات بیان
کرتے ہیں اُس میں بڑی تقدیم تاخیر ہوتی
ہے اونچ نیچ ہوتی رہتی ہیں، کچھ اپنی طرف
سے بھی مسالہ ڈال دیتے ہیں۔ اللہ وہی
بیان فرماتے ہیں جو حقیقت ہو۔ وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا ۝ (النساء ۸۷)
وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ۝ (النساء ۱۲۲)
بِمَآ اَوْحَيْنَآ۔ پھر وہی بات چلی
جو میں نے پہلے عرض کی تھی کہ یہ قصہ
نہیں ہے بلکہ یہ وحی ہے۔ بِمَآ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ صلے۔ اس وجہ سے
کہ ہم نے وحی کی آپ کی طرف اس
قرآن کی۔ دیکھئے پھر اس یوسف علیہ السلام
کے قصے کو قرآن نے کیا کہا؟ "وحی"
کہا اور "قرآن" کہا۔ میرے بزرگو! قرآن
کا ہر کلمہ قرآن ہے، قرآن کا ہر حرف
قرآن ہے۔ وہ قصے کی شکل میں ہو،
وہ مثال کی شکل میں ہو، وہ کسی بھی
شکل میں ہو۔ تو فرمایا بِمَآ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ صلے وَاِنْ كُنْتَ
مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اگرچہ
آپ اس قصے کے نزول سے پہلے اس
قصے سے بے خبر تھے۔

تو یوسف علیہ السلام کے قصے کے
متعلق قرآن نے ابتداً میں جو ہمیں تصور
دیا وہ یہ ہے کہ خالی قصہ نہ سمجھو
اس کو بلکہ یہ کیا ہے؟ یہ میری
آیات ہیں۔ یعنی اللہ کی ہر بات میں میرے
بزرگو! احکام بھی ہوتے ہیں، ہر بات میں
ارشادات ہیں، ہر بات میں حکمتیں ہیں
خواہ وہ قصے کی شکل میں ہوں، خواہ
وہ تاریخی حقیقت کی شکل میں ہوں،
خواہ وہ مثالوں کی شکل میں ہوں، خواہ
وہ حرام حلال کے احکام کی شکل میں
ہوں۔ اس لئے قرآن مجید جن الفاظ کو
بیان کرے گا اس سے بہتر کوئی لفظ
نہیں ہو سکتا۔

حضرت سید انور شاہ صاحبؒ نے لکھا
ہے ــــ اور یہ حوالہ ہم دیتے ہیں۔ اس
لئے کہ ہمارے پاس جو کچھ ہے اکابر کی
تعلیمات اور ان کی دعاؤں کا اثر ہے
ورنہ ہم کہاں اور یہ قرآن سننا سنانا
کہاں؟ ـــ آپؒ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید
جو لفظ لاتا ہے اس سے بہتر ثقلین
نہیں لا سکتے ــــ شاہ صاحبؒ کا
کلام بھی ماشاء اللہ خوب ہوتا ہے ــــ
فرمایا قرآن مجید جو لفظ لاتا ہے اُس سے
بہتر ثقلین نہیں لا سکتے ــــ انور شاہؒ
اسلام کی زندہ دلیل تھے۔ ہمارے اکابر
کا وجود اسلام کی زندہ دلیل تھا ــــ
فرمایا آپؒ نے کہ قرآن مجید جو لفظ لاتا
ہے (یہ الفاظ ہیں) تو اس کا بدل
ثقلین نہیں لا سکتے۔ یعنی اگر جن اور
انسان اکٹھے ہو کر یہ کہہ دیں کہ یوسف
علیہ السلام کا جو قصہ قرآن نے بیان
کیا۔ ہم اس کو اپنے الفاظ میں اس
سے بہتر بیان کر سکتے ہیں، یہ ناممکن
ہے، جو بات اللہ نے بیان فرمائی وہ
سب سے بہتر، سب سے جامع، وہ
سب سے مفید، وہ سب سے زیادہ
حکمتوں سے پُر ہے۔ اس لئے فرمایا اَحْسَنَ
الْقَصَصِ۔ بعض لوگوں نے ترجمہ یہ بھی
کیا ہے کہ سب قصوں سے بہتر قصہ۔
لیکن اس میں اشکال ہے۔ قصص لفظ
ہے مصدر۔ اَحْسَنَ الْقَصَصِ۔ ہم
آپ پر بیان کرتے ہیں یوسفؑ کا قصہ

(باقی ص۱۴ پر)

پاکستان کے تمام مکاتب فکر کے نام

ایک دردمندانہ گزارش ◎ ایک مخلصانہ تجویز

تحریر:- سردار محمد عبدالقیوم خان، صدر کل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس

آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ایک اہم ملّی فریضہ ہے کہ تحریک آزادیٔ کشمیر مرورِ ایام کے ساتھ ساتھ بھارت اور دوسری مخالف طاقتوں کے زبردست پروپیگنڈے کے اثر و نفوذ سے اپنی اصلیت اور حقیقت کھو رہی ہے۔ اسلامی اخوت و حمیت کا صحیح احساس رکھنے والا کوئی بھی انسان دل کی اتھاہ گہرائیوں سے یقین رکھتا ہے کہ تحریکِ آزادیٔ کشمیر بذاتِ خود تحریکِ پاکستان کا ایک حصہ ہے اور جن اعلیٰ و ارفع مقاصد کے لئے پاکستان معرضِ وجود میں آیا ہے کشمیر کے الحاق کے بغیر وہ عظیم تصور تشنۂ تکمیل رہ جاتا ہے۔

نیز تحریکِ آزادیٔ کشمیر کی بنیاد خالصتاً دو قومی نظریے پر قائم ہے۔ یوں کہا جا سکتا ہے کہ کشمیری مسلمان غلامی کا جوا اتار پھینکنے کے ساتھ خالصتاً کفر و اسلام کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حدِ متارکہ کی دونوں جانب بسنے والے کشمیری مسلمان امتداد ایام سے گوناگوں مصائب و آلام برداشت کرتے چلے آ رہے ہیں اور یہی عزم و استقلال اور ثبات کی وہ قوت ہے کہ جس کے سامنے بڑی بڑی طاغوتی طاقتیں ازل سے سرنگوں چلی آئی ہیں۔

دنیا بھر میں اس مقدس تحریک کی افادیت اور قوت کم کرنے کے لئے ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت شب و روز پروپیگنڈہ اور ہر قسم کی سازشیں جاری و ساری ہیں ان خطرناک سازشوں کے توڑ کے لئے ساری ملتِ اسلامیہ کو سر جوڑ کر اس نقطہ پر متفق الرائے ہو جانا چاہئے کہ تحریکِ آزادیٔ کشمیر میں پاکستان کی سربلندی اور بقاء کا راز مضمر ہے۔ ایک طرف یہ روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ بھارت کی حکمران جماعت کانگرس اور تمام مخالف سیاسی اور سماجی جماعتیں ابتداء ہی سے فضا کو بھارت کے حق میں سازگار بنانے کے لئے ہمہ تن سرگرمِ عمل ہیں اور بھارت کی حکومت ان سب کی پشت پناہی کے علاوہ پوری تن دہی کے ساتھ اپنا رول ادا کر رہی ہے۔ لیکن اسے حالات کی ستم ظریفی کہئے کہ کشمیر میں ملتِ اسلامیہ کے تصور کے حامل عنصر کے ساتھ اہلِ پاکستان کا کوئی واضح رابطہ موجود نہیں اور اربابِ حکومت نے تو اس عنصر کی طاقت و توانائی کم کرنے پر ہی اپنا زیادہ تر زور صرف کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس قومی جنگ میں خواہ سرد ہو یا گرم، اعصابی ہو یا نظریاتی پوری ملتِ پاک اپنے پورے ذرائع سے بھرپور حصہ لیتی۔ مالی، بدنی اور ذہنی صلاحیتوں کو نہ صرف بروئے کار لایا جاتا بلکہ ایک مربوط اور منظم طریقے سے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ساری فکری اور نظری قوتوں کو کام میں لایا جاتا۔ علاوہ ازیں کشمیر میں ملتِ اسلامیہ کا درد رکھنے والے عنصر کو مکمل اعتماد میں لیا جاتا لیکن اس قومی فرض کی ادائیگی ممکن نہیں ہو سکی۔ بہرکیف اس بارے میں جتنی تاخیر ہو گی مخالف طاقتیں جو پہلے ہی ضرورت سے زیادہ مستعد اور متحرک ہیں اسی قدر بدلتے ہوئے حالات کا زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں گی۔

مختلف تجاویز

اس مرحلے پر یہ تذکرہ بے جا نہ ہو گا کہ مختلف سمتوں سے ملتِ اسلامیہ کے بدی خواہ محض ملتِ اسلامیہ کی توجہ اس قومی مسئلے سے ہٹانے کے لئے اس مسئلے کے مختلف حل پیش کر رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ "کچھ لو اور کچھ دو" ہی اس مسئلے کا حل ہے۔ بعض "باوقار اور منصفانہ" حل کا وظیفہ پڑھتے ہیں۔ بعض ثالثی چاہتے ہیں اور بعض سرے سے ریاست کی علیحدگی کے خواہش مند، اور کچھ لوگ ریاست کو "دنیا کی بڑی طاقتوں کے کنٹرول" میں دینے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ یعنی ایک کمزور غاصب کو ہٹا کر ہزاروں گنا قوی غاصب کی تحویل میں دے دیا جائے۔ ان بھانت بھانت کی بولیوں کا ایک ہی مقصد ہے کہ تحریک آزادی کشمیر کو ایک واضح رُخ متعین کرنے سے روک دیا جائے تاکہ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ ہماری تمام کوششیں پراگندہ و منتشر ہو کر اکارت جائیں۔ لیکن خدائے برتر و توانا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ حدِ متارکہ کے دونوں طرف حریت پسندوں نے اپنے صوابدید کو بروئے کار لا کر مایوسی اور بددلی کے اس پیغامِ اجل کو پائمال کر دیا ہے اور ان تمام تجاویز کے پیچھے جو خبیث روح کام کر رہی ہے اس کی نشاندہی بھی کر دی ہے۔ کشمیری حریت پسند صبر آزما اور نامساعد حالات کے باوجود نہایت جرأت اور استقلال کے ساتھ قربانیاں پیش کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اغیار کی چیرہ دستیاں نہ تو ان کا کچھ بگاڑ سکیں اور نہ ہی کوئی مشکل انہیں تھکا سکی۔ اس کیفیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہمیں پاکستان کے اربابِ اختیار کی تغافل کیشی پر بجا طور پر شکوہ ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ تنہا اُن بین الاقوامی اسلام دشمن طاقتوں کا مقابلہ نہ کر سکتے ہوں۔

اندرونِ ملک عوام کے دل و دماغ میں خارجی اور داخلی طور پر یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ اس مسئلہ کی عقدہ کشائی کی ذمہ داری محض اربابِ حکومت پر عائد ہوتی ہے۔ اس قسم کی سوچ بنیادی طور پر ہماری جد و جہد آزادی میں ایک بنیادی خامی اور رکاوٹ بن گئی ہے۔ اس وقت صورتِ حال یہ ہے کہ عوامی خیال ہے کہ ہم اس ضمن میں حکومت کے محتاج ہیں اور حکومت اپنی جگہ بجا طور پر غیروں کی محتاج ہے جو واضح طور پر ہمارے مخالف ہیں۔ اس اندازِ فکر کو بجا طور پر فکری انحطاط سے

تعبیر کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ نتیجہ ہے کشمیر کے متعلق حکومت کی غلط پالیسی کا اور ہماری لاپرواہی کا ——— جہاں ارباب حکومت کی کچھ ذمہ داریاں ہیں وہاں دوسرے مکاتیب فکر کی ذمہ داریاں میرے خیال میں ان سے بڑھ کر ہیں ——— اس لئے قوم کے ہر کہ و مہ، مرد و زن طلباء، وکلاء، تاجر پیشہ حضرات، علماء، مشائخ اور سیاستدان۔ غرضیکہ ہر مکتبِ فکر کے افراد کو اپنی بساط کے مطابق اس میدانِ عمل میں اپنی بہترین کاوش اور افرادی قوت بروئے کار لاکر ہماری ان مساعی میں ممد و معاون بننا چاہئے۔ جو بھارت سے آزادی اور پاکستان کے ساتھ ریاست کے الحاق کی غرض سے جاری ہیں۔ کیونکہ اس زندگی و موت کے حائل ملی مسئلہ میں پوری ملت کی مربوط، مسلسل اور منظم جہد و سعی ہی ملتِ اسلامیہ کے زریں اور خوش آیند مستقبل کی ضامن بن سکتی ہے۔

ارباب فکر و دانش کسی ملک میں ارباب حکومت کے ساتھ ساتھ ارباب فکر و دانش ہی وہ عظیم قوت ہوتی ہے جو تاریخ کا دھارہ موڑنے میں موثر فریضہ انجام دیتی ہے۔ اگرچہ ارباب فکر و دانش نے اس خالص ملکی و ملی سالمیت پر مبنی فریضہ کی انجام دہی یعنی مسئلہ کشمیر کے مطلوبہ حل کی تدابیر پہ وقتاً فوقتاً کوششیں کی ہیں۔ لیکن ارباب فکر و دانش کے سمندِ شوق و فکر کو کما حقہ مہمیز کرنے کی ضرورت ہنوز باقی ہے۔ آج نوبت بایں جا رسید کہ مسئلہ کشمیر کو پاکستان اور بھارت کے مابین ایک سرحدی تنازعہ کہا جا رہا ہے اور یہ تاثر بھی عام ہے کہ بھارت و پاکستان دونوں اپنے خصوصی مفادات کے پیش نظر کشمیر پہ اپنا اپنا قبضہ جمانا چاہتے ہیں۔ یہی وہ بودہ استدلال ہے جس کی رو سے بڑی بڑی طاقتیں بھارت کے موقف کی کھلم کھلا حمایت کر رہی ہیں۔ اس کی وجوہات واضح ہیں۔ جیسا کہ تذکرہ کیا جا چکا ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں قائد کشمیر مرحوم چوہدری غلام عباس کے افکار، فکرِ اسلامی اور تحریکِ آزادی کی علمبردار اور نمائندہ جماعت کل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کا جزوِ ایمان ہے کہ کہ کشمیر پاکستان کا جزوِ لاینفک ہے اور کشمیر کے بغیر عظیم تر پاکستان کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

ان مقدس جذبات کے تحت میں مستدعی ہوں کہ مخالفین کے استدلال کو جھٹلانے کے لئے تحریکِ آزادئ کشمیر کو خود کشمیریوں کی تحریکِ آزادی قرار دیا جانا چاہئے۔ اور کشمیر میں لڑی جانیوالی جنگ کو کفر و اسلام کی جنگ سمجھنا اور سمجھانا چاہئے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ہم کشمیری مسلمان اسے صحیح معنوں میں کفر و اسلام کی جنگ سمجھتے ہیں۔ لیکن چند سالوں سے جو کچھ ہو رہا ہے اس کا رُخ تحریک کی اصل اور مرکز سے دور ہوتا جا رہا ہے اور تحریک کا اپنے ماضی سے رشتہ منقطع ہوتا جا رہا ہے

اس تحریک کی علمبردار جماعت کل جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے میں نے بار بار اس نکتے پر زور دیا ہے کہ اندرون ملک اور بیرونِ ملک رائے عامہ کو بیدار اور ہموار کرنے اور مخالف قوتوں کا مقابلہ کے لئے جن مختلف محاذوں پر یہ جنگ لڑی جا رہی ہے اس میں نشر و اشاعت کا اپنا مقام بھی ہے اگرچہ یہ مہم افتاں و خیزاں جاری ہے تاہم آپ سے استدعا ہے کہ ہم اس ضمن میں جو خبریں، بیانات اور تجاویز آپ تک پہنچانے کی سعی کریں گے۔ ان پر ہی اکتفا نہ کیا جائے بلکہ خود بھی اس فکری و عملی میدان میں ہماری معاونت کریں۔ تاکہ اسلامیانِ ریاست کی وہ بے پناہ قوتِ ایمان و عمل جس سے بھارت کی سپاہ کفر لرزاں و ترساں ہے اور جس کے خوف سے بھارت کا کمانڈر انچیف بار بار یہ کہتا تھا کہ اگر کشمیر میں جنگ ہوئی تو یہ علاقہ بھارتی فوج کا قبرستان بن جائے گا ——— اُس طاقت کو پوری طرح بروئے کار لایا جا سکے اور جو منفرد نتیجہ خیز ذریعہ ہے جس سے ریاست کشمیر کی آزادی اور اس کے پاکستان کے ساتھ الحاق کی مقدس تحریک کے ملی تقاضے پورے کئے جا سکتے ہیں۔

بقیہ: درسِ قرآن

ایسے طریقے پر جو سب طریقوں سے بہتر ہے کیونکہ کہنے والے ہم ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ) اللہ جو بات کہیں گے وہ سب سے بہتر ہو گی۔ اَحْسَنَ الْقَصَصِ اس اعتبار سے ہے، یہ نہیں ہے کہ یوسف علیہ السلام کا قصہ جو ہے باقی قصوں سے زیادہ حسین ہے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کا قصہ حسین نہیں ہے؟ حضرت مریمؑ کا قصہ حسین نہیں ہے؟ سارے کا سارا قرآن حُسن سے پُر ہے۔ قرآن مجید کی آیات ساری کی ساری اَحسن ہیں، قرآن سارے کا سارا حسین ہے، قرآن سارے کا سارا جمیل ہے۔ قرآنی آیات میں اس اعتبار سے امتیاز نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں چند باتیں بتائیں پہلی بات یہ بتائی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو حضرت یوسفؑ کی زندگی کے ساتھ بڑی مشابہت ہے۔ جس طرح حضرت یوسفؑ کو بظاہر ناکامیاں تھیں لیکن بعد میں عظیم کامران ہوئے۔ اسی طرح امام الانبیاء (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی کامیاب ہوں گے۔

دوسری بات یہ ہے کہ وہ قصہ جو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) سے کئی زمانہ پہلے ہو چکا ہے، آپؐ کو اس کے متعلق کوئی علم نہیں تھا۔ آپؐ دنیا والوں کو وہ قصہ بتا رہے ہیں، یہ دلیل ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

اور تیسری بات جو میں نے درس کے ضمن میں عرض کی، میرے بزرگو! میں پھر بھی دہراتا ہوں کہ آج کل جو یہ فتنہ ہے کہ قرآن کو اردو میں ڈھال دیا جائے، قرآن کو پشتو میں ڈھال دیا جائے، قرآن کو دوسری زبانوں میں ڈھال دیا جائے، یہ ڈھلنے والی کلام نہیں ہے اسے نہ ڈھالیں، قرآن کو ڈھالنے والے خود ڈھل جایا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کے عذاب سے بچائے اور دنیاوی سزاؤں سے بھی محفوظ رکھے۔ کوشش کیجئے، عربی پڑھیں، اللہ کی بات کو پڑھیں، اللہ کی بات کو سمجھیں۔ قرآن پڑھنے کے لئے عربی تعلیم حاصل کیجئے۔ جب ہم دنیاوی زندگی کے لئے دنیاوی روٹی کے لئے کتنی کتنی ڈگریاں حاصل کرتے ہیں تو اللہ کا کلام پڑھنے کے لئے اگر ہم عربی حاصل کر لیں تو اس میں کون سا بُعد ہے۔

اللہ تعالیٰ مجھے آپ کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اسلام کے چند اقتصادی مسائل

سود کی حرمت • سرمایہ دار کا وجود • جائیداد کا حق

شکور طاہر ایم اے

(۳)

(۶) سود کی حرمت :

سود معاشی استحصال کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اس دور کی سبھی اقتصادی تحریکوں میں سود کا عمل یا ردّعمل سب سے بڑا عامل ہے۔

اسلام سود کا سب سے بڑا دشمن ہے۔

قرآنِ پاک میں بار بار اس نوعیت کے احکام ملتے ہیں کہ سود کو ختم کرو، یہ معاشرتی برائیوں اور فساد کی جڑ ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْۤا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ (البقرہ: ۲۷۵)

ترجمہ:۔ جو لوگ کھاتے ہیں سود۔ نہیں اٹھیں گے قیامت کو مگر جس طرح اٹھتا ہے وہ شخص کہ جس کے حواس کھو دیئے ہوں جن نے لپٹ کر۔ یہ حالت اس کی اس واسطے ہوئی کہ انہوں نے کہا کہ سوداگری بھی تو ایسی ہی ہے جیسے سود لینا حالانکہ اللہ نے حلال کیا ہے۔ سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

تشریح:۔ یعنی ربٰو کھانے والے قیامت کو قبروں سے ایسے اٹھیں گے جیسے آسیب زدہ اور مجنون اور یہ حالت اس واسطے ہوگی کہ انہوں نے حلال و حرام و یکساں کر دیا اور صرف اس وجہ سے کہ دونوں میں نفع مقصود ہوتا ہے۔ دونوں کو حلال کیا حالانکہ بیع اور ربٰو میں بڑا فرق ہے کہ بیع کو حق تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔

فائدہ:۔ بیع میں جو نفع ہوتا ہے وہ مال کے مقابلے میں ہوتا ہے جیسا کسی نے ایک درہم کی قیمت کا کپڑا دو درہم کو فروخت کیا اور سود وہ ہوتا ہے جس میں نفع بلا عوض ہو جیسے ایک درہم سے دو درہم خرید لیوے۔ اوّل صورت میں چونکہ کپڑا اور درہم دو جدی جدی قسم کی چیزیں ہیں اور نفع اور غرض ہر ایک کی دوسرے سے علیحدہ ہے اس لئے ان میں فی نفسہ موازنہ اور مساوات غیر ممکن ہے بضرورت خرید و فروخت موازنہ کرنے کی کوئی صورت اپنی اپنی ضرورت اور حاجت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتی اور ضرورت اور رغبت ہر ایک کی از حد مختلف ہوتی ہے کسی کو ایک درہم کی اتنی حاجت ہوتی ہے کہ اس روپیہ کی قیمت کے کپڑے کی بھی اس قدر نہیں ہوتی اور کسی کو ایک کپڑے کی جو کہ بازار میں ایک درہم کا شمار ہوتا ہے۔ اتنی حاجت ہو سکتی ہے کہ دس درہم کی بھی اتنی احتیاج اور رغبت نہیں ہوتی تو اب ایک کپڑے کو ایک درہم میں کوئی خریدے گا تو سود نہیں ہو سکتا کیونکہ فی حد ذاتہٖ تو ان میں موازنہ اور مساوات ہو نہیں سکتی اس کے لئے اگر پیمانہ ہے تو اپنی اپنی رغبت اور ضرورت اور اس میں اتنا تفاوت ہے کہ خدا کی پناہ۔ تو سود متعین ہو تو کیوں کر ہو اور ایک درہم کو دو درہم کے عوض فروخت کرے گا تو یہاں فی نفسہ مساوات ہو سکتی ہے جس کے باعث ایک درہم ایک درہم کے مقابلہ میں معیّن ہوگا۔ اور دوسرا درہم خالی عن العوض ہو کر سود ہوگا اور شرعاً یہ معاملہ حرام ہوگا۔ (حاشیہ شیخ الہندؒ و شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ (البقرہ: ۲۷۶)

ترجمہ:۔ مٹاتا ہے اللہ سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو اور اللہ خوش نہیں کسی ناشکر گنہگار سے (ترجمہ شیخ الہندؒ)

تشریح:۔ اللہ سود کے مال کو مٹاتا ہے یعنی اس میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اصل مال بھی ضائع ہو جاتا ہے چنانچہ حدیث میں ہے کہ سود کا مال کتنا ہی بڑھ جائے انجام اس کا افلاس ہے اور خیرات کے مال کو بڑھانے سے یہ مطلب ہے کہ اس مال میں زیادتی ہوتی ہے اور اللہ برکت دیتا ہے اور اس کا ثواب بڑھایا جاتا ہے۔

مطلب یہ کہ سود لینے والے نے مال دار ہو کر اتنا بھی نہ کیا کہ محتاج کو قرض ہی بلا سود دے دیتا، چاہیئے تو یہ تھا کہ بطریق خیرات حاجت مند کو دیتا تو اب اس سے زیادہ اللہ کی نعمت کی ناشکری کیا ہوتی۔

(حاشیہ شیخ الہندؒ و شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)

ایک حدیث شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا۔

"سود اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو، مگر انجام کار وہ کمی کی طرف پلٹتا ہے۔"

(ابن ماجہ، بیہقی، مسند امام احمدؒ)

سود ہی کے ضمن میں اللہ جلّ شانہٗ ارشاد فرماتے ہیں۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ (البقرہ ۲۷۹-۲۸۰)

ترجمہ:۔ اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا ہے سود اگر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمانے کا ــــ پھر اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اس کے رسولؐ سے (ترجمہ شیخ الہندؒ)

تشریح:۔ یعنی ممانعت سے پہلے جو سود لے چکے سو لے چکے لیکن ممانعت کے بعد جو چڑھا اس کو ہرگز نہ مانگو۔

(حاشیہ شیخ الہندؒ و شیخ الاسلام علامہ شبیر احمد عثمانیؒ)

قرآنِ پاک اور احادیث رسولؐ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سود، بغیر محنت کی کمائی کھانے والے سرمائے دار کا ایک ہتھکنڈا ہے جو معاشرے میں فساد اور خرابی پیدا کرتا ہے اور غریب مقروض کے گلے میں پھانسی کا پھندا ڈال دیتا ہے۔ بنظرِ ظاہر تو کاروبار دکھائی دیتا ہے لیکن درحقیقت معاشی استحصال کا سب سے بڑا ذریعہ ہے جو معاشرے کی بنیاد کو کھوکھلا کر دیتا ہے۔

؎ ظاہر میں تجارت ہے، حقیقت میں جوا ہے
سود ایک کا لاکھوں کے لئے مرگِ مفاجات!

(۷) سرمائے دار کا وجود

دولت کی پیدائش میں چار عوامل شریک ہوتے ہیں جنہیں اقتصادیات کی زبان میں "عاملینِ پیداوار" کہا جاتا ہے:۔

(i) سرمایہ = نقد روپیہ یا اجناس۔

یعنی ایسی چیز جسے خرچ کئے یا صورت بدلے بغیر عمل پیدائش میں استعمال کرنا ممکن نہ ہو۔

(ii) زمین = زمین، قدرتی وسائل اور مشینیں۔

یعنی وہ پیداواری وسائل جنہیں عمل پیدائش میں استعمال کرنے کے لئے اصل صورت شکل تبدیل نہ کرنی پڑے۔

(iii) محنت = انسانی عمل جو دست و بازو کی محنت سے کیا جائے۔ یا ان ملازمین کی دماغی کارکردگی جو اپنی صلاحیتوں کو آجر کی ہدایات کے مطابق صرف کریں۔

(iv) آجر = منتظم

یعنی وہ شخص جو مذکورہ بالا ہر سہ عوامل کی تنظیم کر کے نفع نقصان کا خطرہ مول لے آمدنی میں یہ چاروں عوامل شریک ہوتے ہیں۔ سرمایہ کو سود، زمین کو کرایہ، محنت کو اجرت اور آجر کو نفع ملتا ہے۔

اسلام سود کی اجازت نہیں دیتا اس لئے اسلامی اصولِ اقتصاد کی رُو سے سرمائے دار کا وجود خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ سرمایہ دار وہ شخص ہوتا ہے جو صرف روپیہ دے کر عیش اڑائے۔ اسے نقصان سے کوئی غرض

نہیں ہوتی، صرف مقررہ "منافع" ہی اس کی دلچسپی کا مرکز ہوتا ہے جسے وہ شیر مادر سمجھ کر ہڑپ کرتا رہتا ہے۔ اسلام ایسے سرمایہ دار یا ساہوکار کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کا اصول ہے کہ

خ کھائے کیوں مزدور کی محنت کا پھل سرمایہ دار؟

اسلامی اصولِ اقتصاد کی رو سے آجر ہی سرمایہ دار ہوتا ہے اور سرمایہ ہی آجر۔ سرمایہ کے آجر ہونے کی یہ صورتیں ہو سکتی ہیں:

(i) آجر مطلق: یعنی سرمایہ دار خود ہی کاروبار شروع کر دے۔

(ii) مشترک آجر: یعنی کسی دوسرے سرمایہ دار آجر سے نفع نقصان کی بنیاد پر اشتراک کر لے۔

(iii) حصاری آجر: یعنی سرمایہ دار سرمایہ محنت کے سپرد کر دے اور نفع نقصان میں دونوں شریک ہوں۔

ان تینوں صورتوں میں صرف تین عوامل باقی رہ جائیں گے:-

(i) سرمایہ دار آجر

(ii) زمین

(iii) اور محنت

اسی طرح آمدنی سے سود کی شق ختم ہو جائے گی اور سود ختم ہوتے ہی سرمایہ دار یا ساہوکار اپنی موت آپ مر جائے گا۔

(۸) جائیداد کا حق:

اسلام نے جائیداد بنانے اور اسے قائم رکھنے کی اجازت دی ہے۔ ہر مسلمان کو حق حاصل ہے کہ وہ جائز ذرائع سے جو کچھ کمائے اسے محفوظ رکھ سکتا ہے اور اس سے جائیداد بنا سکتا ہے۔ لیکن اسلام نے اس کام کو مستحسن قرار نہیں دیا بلکہ کراہت آمیز سمجھا ہے۔ اسلام کا تو بنیادی اصول ہے کہ دنیا کی زندگی چند روزہ ہے اس میں جی نہ لگایا جائے، بس بنیادی ضروریات سے فراغت پاتے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد میں وقت گذر جائے۔

یہاں جائیداد سے مراد ہے ایسے ذرائع جن کی شکل میں دولت محفوظ ہو جائے وہ وسائل بھی، جو مزید دولت پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں، جائیداد کے ضمن میں آتے ہیں۔

اسلام نے جائیدادیں بنانے کو پسندیدہ قرار نہیں دیا۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ بدترین مال وہ ہے جو مکان کی تعمیر میں صرف ہو۔

اسی طرح حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:-

"بندہ میرا مال میرا مال کہتا رہتا ہے، حالانکہ مال میں اس کے حصے کی صرف تین چیزیں ہیں:

(i) جو وہ کھا کر ہضم کر لے

(ii) پہن کر پرانا کر دے

(iii) اور کسی کو دے کر اپنے لئے ذخیرۂ آخرت بنا لے۔

ان تین چیزوں کے علاوہ جو کچھ بھی ہوتا ہے وہ چلا جاتا ہے یا وہ دوسروں کے لئے چھوڑ جاتا ہے"

(مسلم شریف)

اسی طرح خیر الاغنیاء حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی چیز میں انسان کا اس سے زیادہ حق نہیں ہے کہ اس کے پاس رہنے کے لئے ایک گھر ہو، جن اعضاء کا چھپانا ضروری ہے انہیں ڈھکنے کے لئے کپڑا ہو اور بغیر سالن کے روٹی اور پانی ہو۔

سیرت کی کتابوں میں ایک واقعہ ملتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز بازار سے تشریف لے جا رہے تھے۔ آپ نے ایک چونا گچ مکان دیکھا تو پوچھا یہ کس کا ہے؟ ساتھیوں رض نے بتایا کہ فلاں صحابی رض کا ہے۔ کچھ دیر بعد آپ مسجد میں تشریف فرما تھے، وہی صحابی حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ نے جواب نہ دیا۔ انہوں نے سمجھا کہ شاید آپ نے سنا نہیں۔ انہوں نے پھر سلام کیا۔ آپ نے پھر اعتراض فرمایا۔ صحابی رض نے بے چین ہو کر حاضرین میں سے کسی سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جواب کیوں نہیں دے رہے۔ انہوں نے واقعہ بیان کر دیا۔ وہ صحابی رض اسی وقت گئے اور اس مکان کو گرا دیا۔ کچھ عرصہ بعد ادھر سے پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ہوا تو آپ نے دیکھا کہ وہ پختہ مکان موجود نہیں ہے۔ آپ نے ساتھیوں رض سے دریافت کیا تو انہوں نے تمام ماجرا کہہ سنایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی رض کے اس اقدام کی تعریف کی اور بہت خوش ہوئے۔

ان تمام روایات سے پتا چلتا ہے کہ اسلام جائیداد رکھنے کی اجازت تو دیتا ہے لیکن جائیدادیں بنانے کو بہتر نہیں سمجھتا اور اس کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔

شہر سیالکوٹ میں

ہفت روزہ خدام الدین ترجمان اسلام حافظ عبد الرحمن معرفت ماڈرن آرٹ سٹور ریلوے روڈ سے حاصل کریں پرچہ گھر پر پہنچانے کا پورا انتظام ہے۔

مطبوعات متعلقہ فکرِ ولی اللّٰہی

حکیم الملّت امام ولی اللہ دہلوی رح (۱۷۰۳-۱۷۶۲) نے کتاب و سنت اور تاریخ اسلام کے بہترین دور خیر القرون کی روشنی میں وہ فکر و فلسفہ دیا ہے، جو اسلام کی انقلابیت کو واضح کرتا ہے اور موجودہ دور کے مسائل حکیمانہ (سائنٹفک) انداز میں حل کر کے اسلام کو غالب کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

آج جب سرمایہ داری کی لعنت اور اشتراکیت کی لادینیت انسانیت کو اقتصادی اور روحانی پہلوؤں سے برباد کر رہی ہیں، فقط یہی فکر و فلسفہ ہے، جسے سمجھ کر قرآن حکیم کی تعلیمات کے مطابق اس طرز پر معاشرہ پیدا کیا جا سکتا ہے، جس طرز پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے میں بطور نمونہ پیدا کر کے دکھایا تھا۔ دورِ حاضر میں اسلام کو سرمایہ داری اور اشتراکیت کے مقابلے میں ایک تیسرے مسلکِ فکر کی حیثیت سے پیش کرنے کا، جو ان دونوں مسالکِ فکر پر غالب آنے کی استعداد اور صلاحیت رکھتا ہے، صرف یہی طریقہ ہے کہ اسے فکر و فلسفۂ ولی اللّٰہی کے ذریعے پیش کیا جائے۔

ولی اللہ سوسائٹی پاکستان (رجسٹرڈ) لاہور ایک عرصے سے اس فکر کی نشر و اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ اب اس فکر کے متعلق تصنیفات کی اشاعت کے لیے اس کے زیرِ سرپرستی ایک اشاعتی ادارہ بنام "ادارہ حکمتہ اسلامیہ ۴ - اردو بازار لاہور" قائم کیا گیا ہے۔ اس ادارے کی طرف سے اس وقت تک مندرجہ ذیل کتب شائع کی جا چکی ہیں:-

۱- "قرآنی دستورِ انقلاب" یعنی سورہ مزمل و مدثر کی حکیمانہ انقلابی تفسیر از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رح قیمت ۳-۲۵ روپے

۲- "قرآنی جنگِ انقلاب" یعنی سورہ محمد ص (قتال) کی حکیمانہ انقلابی تفسیر " " ۱-۷۵ روپے

۳- "قرآنی عنوانِ انقلاب" یعنی سورہ فتح کی حکیمانہ انقلابی تفسیر " " ۲-۲۵ روپے

۴- "قرآنی اساسِ انقلاب" یعنی سورہ فاتحہ کی حکیمانہ انقلابی تفسیر " " ۲-۰۰ روپے

۵- "قرآنی اصولِ انقلاب" یعنی سورہ عصر کی حکیمانہ انقلابی تفسیر " " ۰-۵۰ روپے

۶- "قرآنی فکرِ انقلاب" یعنی سورہ اخلاص و معوذتین کی حکیمانہ انقلابی تفسیر " " ۰-۷۵ روپے

۷- "اجتماعی دور کے مسائل اور ان کا حل" فلسفہ امام ولی اللہ دہلوی رح کی روشنی میں از محمد مقبول عالم بی اے " ۵-۲۵ روپے

۸- "مختصر تعارف حالات و فلسفہ امام ولی اللہ دہلوی رح" (بزبان انگریزی) از شیخ بشیر احمد بی اے " ۰-۲۵ روپے

۹- "محمودیہ مع اردو ترجمہ عبیدیہ" امام ولی اللہ دہلوی رح اور اس سلسلے کے دوسرے بزرگوں کی تصنیفات میں سے اہم اقتباسات — از حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رح قیمت ۲-۵۰ روپے

ملنے کا پتہ: ادارہ حکمتہ اسلامیہ ۴ - اردو بازار لاہور

جامعہ مدنیہ کے سالانہ جلسہ کا پروگرام

پاکستان کی مشہور دینی درسگاہ، جامعہ مدنیہ کریم پارک کا سالانہ جلسہ حسب ذیل پروگرام کے تحت ہوگا۔

۳ر اکتوبر (قبل از نماز جمعہ)

تلاوت :۔ قاری رشید احمد سرگودھوی۔

تقریر :۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری (بعد عشاء) صدارت :۔ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہم امیر انجمن خدام الدین لاہور۔ تلاوت :۔ قاری محمد علی صاحب مدنی ۔ قاری محمد صدیق صاحب لاہور ۔ نعت :۔ شاعر اسلام سید امین گیلانی ۔ تقریر :۔ مولانا علامہ خالد محمود صاحب لاہور ۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔

۴ر اکتوبر (صبح ۸½ بجے تا ۱۱½ بجے) جامعہ ہذا کے طالب علم مولوی حبیب الرحمٰن اشرف کی صدارت میں تقاریر کریں گے (بعد عشاء) صدارت ۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ، تلاوت :۔ قاری محمد علی صاحب مدنی۔ نعت ۔ جناب غلام نبی جانباز صاحب لاہور ۔ تقریر :۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری ملتان ۔ ۵ر اکتوبر :۔ (صبح ۸½ تا ۱۱½ بجے) صدارت :۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ تلاوت :۔ قاری محمد علی صاحب مدنی نعت :۔ مولوی محب اللہ صاحب ۔ تقریر ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۔ حضرت مولانا عبدالقادر آزاد (بعد ظہر) صدارت ۔ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب خوشاب تقریر :۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی خطیب بادشاہی مسجد لاہور ۔ پروفیسر مولانا خالد علوی صاحب لاہور (بعد عشاء) صدارت :۔ شیخ المحدثین حضرت مولانا رسول خاں صاحب مدظلہ ۔ تقریر ۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی ۔ حضرت مولانا محمد اجمل صاحب لاہور ۔ حضرت مولانا مجاہد الحسینی صاحب مدیر ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۔ نعت جناب سید امین گیلانی ۔ (نوٹ) مفصل پروگرام جامعہ مدنیہ کے دفتر سے حاصل کریں۔

(مولانا) محمد ظہور الحق غفرلہ منتظم جلسہ جامعہ مدنیہ لاہور

جامعہ حمیدیہ ہائی سکول کا شاندار نتیجہ

جامعہ حمیدیہ سرائے مغل ضلع لاہور کی دسویں جماعت کا پہلے سال کا نتیجہ ۸۰ فی صد رہا جامعہ حمیدیہ بھائی پھیرو سے ۶ میل دور ہیڈ بلو کی طرف واقع ہے ۔ جہاں طلباء کے لئے دینی اور دنیوی تعلیم کا معقول بندوبست ہے اس کے علاوہ رہائش کے لئے ہوسٹل بھی موجود ہے۔

یاد رہے کہ امسال جامعہ کی مڈل کلاس کا نتیجہ ۱۰۰ فی صد رہا اور پرائمری کے طلباء میں سے تین کا منظور ہوا۔ (ناظم اعلیٰ)

جمالِ کعبہ

محمود اللہ عارف ، ہوشیار پوری

از جمالِ کعبہ ہوش ما پراں — در غلافِ اُو جلالِ حق نہاں
دیدنی منظر عجب اندر مطاف — اہلِ دل حیراں بود اندر طواف
عاشقاں در عشق و مستی جذب و حال — برزباں تسبیح ربِ ذوالجلال
اسود و ابیض بصد عجز و نیاز — در حضورِ بارگاہِ بے نیاز
سنگِ اسود پُر کشش اندر حرم — در جہاں ایں تحفۂ باغِ ارم
بابِ کعبہ در جوارِ ملتزم — از جلالِ اُو عیاں شانِ حرم
سنگ اسمٰعیل ہست اندر حطیم — نزد زمزم آں مقامِ ابراہیمؑ
در صفا مروہ بسعیؑ کامگار — عاشقاں را عشق ایں جا آشکار

کعبۃ اللہ نسبتش اعلیٰ مقام
مہبطِ انوارِ حق دارالسّلام

جلسے

● مدرسہ حنفیہ انوار القرآن منڈی وار برٹن کا پندرھواں تبلیغی جلسہ بتاریخ ۳ر اکتوبر ۶۹ء مطابق ۲۰ر رجب المرجب بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء عیدگاہ مسجد منڈی وار برٹن میں منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبدالرحمٰن جامی خطیب بادشاہی مسجد لاہور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پہ خطاب عام فرمائیں گے۔

● ۲۰، ۲۱، ۲۲ر رجب مطابق ۳، ۴، ۵ر اکتوبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا ابن قاسم باغ میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوگا جس میں مندرجہ ذیل حضرات علماء کرام شرکت فرمائیں گے :۔

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوری، حضرت مولانا عبید اللہ انور، حضرت مولانا سید نورالحسن شاہ بخاری، حضرت مولانا خیر محمد حضرت مولانا سرفراز خان صفدر، شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق افغانی، حضرت مولانا مفتی محمود، حضرت مولانا محمد علی جالندھری حضرت مولانا غلام غوث، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد اجمل مولانا عبدالشکور دین پوری اور دیگر علماء کرام۔

★

دعائے صحت

● جناب ڈاکٹر پیر سید گل اکبر شاہ صاحب (بنوں) کافی دنوں سے بیمار ہیں قارئین خدام الدین ان کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحتیاب فرمائے۔

● تمام قارئین کرام اور جماعتی احباب کو معلوم ہوگا کہ صدر مرکزی مجلس احرار اسلام حضرت مولانا عبید اللہ احرار پچھلے کئی دنوں سے بیمار ہیں دعا کیجئے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح قائد احرار جناب محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری اور احرار بزرگ کارکن جناب ڈاکٹر عبدالقادر صاحب گجراتی کافی مدت سے علیل ہیں۔ تمام جماعتی احباب اور قارئین کرام ان اکابر کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں اللہ تبارک و تعالیٰ ان احرار قافلہ سالاروں کو صحتِ کاملہ سے نوازیں ۔ آمین (ادارہ)

● راقم الحروف نور محمد انور سرکولیشن منیجر ہفت روزہ خدام الدین کافی دنوں سے علیل ہیں قارئین خدام الدین سے خصوصی دعا کی اپیل ہے اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔

★

بقیہ : اللہ کی رضاجوئی اور جہاد

کی اتنی ہی زیادہ قدر ہوگی خواہ کام معمولی ہی کیوں نہ ہو۔ گویا حسنِ نیت بہت ضروری ہے۔

اس کے بعد آپ نے حضرت عمرؓ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابن خطاب جاؤ اور اعلان کرو کہ جنت میں صرف ایمان والے جائیں گے۔ تین دفعہ آپ نے یہ فرمایا۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ پھر میں گیا اور آواز دی کہ خبردار۔! جنت میں مومن ہی جائیں گے۔ تین مرتبہ یہ اعلان کیا۔

اللہ تعالےٰ ہم سب کو ایمان پہ قائم رکھے۔ ہر کام میں حسنِ نیت کی توفیق بخشے۔ ریاکاری اور دکھاوے کے کاموں سے بچائے رکھے، اپنی راہ میں جان قربان کرنے کی سعادت نصیب فرمائے

دینی مدارس کی امداد فرمایئے

● زکوٰۃ کا مہینہ آگیا ہے اہل ثروت جہاں دوسرے دینی مدارس کی امداد و اعانت فرمائیں گے وہاں چنیوٹ کے دینی مدارس کو بھی فراموش نہ فرمائیں۔ اس وقت چنیوٹ میں جامعہ عربیہ، جامعہ مدنیہ، احیاء العلوم، اشرف العلوم فتح العلوم، فیض العلوم، مدرسہ رحمانیہ اور مدرسہ دارالرحمت دین حق کی بہت بڑی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ مدارس طلباء کے جملہ اخراجات خورد و نوش اور کتب وغیرہ کے انتظام کے خود کفیل ہیں۔ اس لئے اہل ثروت حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ زکوٰۃ فنڈ سے ان مدارس کو کبھی فراموش نہ فرمائیں۔

حافظ شیر زمان مدرسہ دارالرحمت چنیوٹ

● مدرسہ تجوید القرآن بنوں میں بچوں کو قرآن شریف حفظ ناظرہ تجوید پڑھایا جاتا ہے۔ طلباء کا خرچ معہ خوراک مدرسہ برداشت کرتا ہے۔ مدرسہ کی کوئی مستقل آمدنی نہیں ہے اس لئے مخیر دیندار حضرات سے اپیل ہے وہ زکوٰۃ۔ صدقہ میں مدرسہ کو فراموش نہ فرمائیں!

ترسیل زر اور خط و کتابت کا پتہ :۔ قاری حضرت گل مہتمم مدرسہ تجوید القرآن (رجسٹرڈ) مسجد حق نواز بنوں شہر

● مدرسہ حنفیہ انوار القرآن منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ حضرت مولانا عبید اللہ انور مدظلہ کی زیر سرپرستی علوم دینیہ و اشاعت قرآنؐ و سنت نبویؐ کی ترویج و اشاعت کے لئے عرصہ تین سال سے قائم ہے اس میں بچوں کو قرآن پاک حفظ و ناظرہ اور اسلامی تعلیم سے آراستہ کرکے شرک و بدعت کا استیصال کیا جا رہا ہے غریب الدیار بیرونی طلباء کے خورد و نوش اور رہائش وغیرہ کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہے لہٰذا تمام مخیر حضرات اپنی زکوٰۃ سے اس دینی ادارہ سے تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(حسین علی مہتمم مدرسہ ہذا)

غازی علم الدین شہیدؒ

چودھویں صدی کا عاشقِ رسولؐ غازی علم الدین شہید لاہوری ہی تھا جو دشمنِ رسولؐ راجپال کو جہنم رسید کرکے اور خود پھانسی کے پھندے کو بوسہ دے کر اپنے کالی کملی والے آقا و مولیٰ پر قربان ہوگیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو کر اپنے عمل کا ہدیہ نذرانہ پیش کر دیا۔ اس اہم واقعہ کی اہمیت کے پیشِ نظر اس سرفروش کی منظوم سوانحِ عمری مصنفہ چوہدری فضل کریم صاحب سندھو چھپ کر منظرِ عام پر آچکی ہے اور یہ اپنے اندر ایک ایسی دردناک اور حیرت انگیز داستان رکھتی ہے جو ہر ایک روشن ضمیر پروانۂ محمدؐ کو پڑھنی چاہیے

قیمت بمعہ محصول ڈاک صرف ۳/۵۰ روپے مجلد ۴/۲۵ پیسے

ملنے کا پتہ { مفید عام کتب خانہ سانده خورد لاہور (پاکستان)

دمہ، کالی کھانسی، نزلہ، ٹی بی، تبخیر معدہ، بواسیر پرانی پیچش، خارش، ذیابیطس، جنون، مالیخولیا، فالج، لقوہ، رعشہ، جسمانی اعصابی کمزوری کا شرطیہ علاج کرائیں

لقمان حکیم حافظ محمد طیب

لقمانی دہلی دواخانہ رجسٹرڈ ۱۹ نکلسن روڈ لاہور　ٹیلیفون ۶۵۵۶۷

علامہ شبلیؒ کی تصنیف

سیرت النبیؐ ۶ جلدیں مکمل سیٹ

سیرت صحابہؓ ۱۲ ″ ″

معارف الحدیث مولانا محمد منظور نعمانی مکمل سیٹ

مولانا ابوالحسن علی ندوی اور اکابر علماء کی تمام تصانیف کے لئے ہم سے رجوع کریں :۔

مکتبہ تجدید ۱۷۴۔ انار کلی۔ لاہور

تلاشِ گمشدہ

سید غلام ربانی ولد سید نذیر حسین عمر ۱۵ سال رنگ گندمی آٹھویں جماعت میں تعلیم پاتا ہے مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۹ء کو گھر سے غائب ہوگیا ہے مسمی مذکور کے متعلق جس کسی کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے کر ثواب دارین حاصل کریں (سید نذیر حسین مکان ۱۳ گلی ۱۳ نواں مزنگ لاہور)

جامع صدیقی میں خطاب

حضرت مولانا بشیر احمد صاحب پسروری مدظلہ (خلیفہ مجاز حضرت سلطان المشائخ شیخ التفسیرؒ لاہوری) جامع صدیقی کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ میں ۳ اکتوبر کو نماز جمعہ پڑھائیں گے۔

محمد صابر عفی عنہ یکے از خدام حضرت لاہوریؒ

مولانا عبدالقادر قاسمی کا تقرر

حسب فیصلہ مجلس عاملہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان مولانا عبدالقادر قاسمی کا تقرر دوبارہ مدرسہ میں ہو چکا ہے چنانچہ آپ نے مدرسہ کے مختلف شعبوں میں کام شروع کر دیا ہے۔　(محمد شفیع مہتمم مدرسہ ہذا)

درسِ قرآن و حدیث

از حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب ——— مرتبہ محمد عثمان غنی بی اے

درس قرآن مجموعہ سال اوّل	ہدیہ	۳ روپے
″ ″ ″ دوم	″	۳ ″
″ ″ ″ سوم	″	۳ ″
″ ″ چہارم	″	۳ ″
انوار الحدیث مجموعہ سال اوّل	″	۲ ″

تمام مجموعوں کا رعایتی ہدیہ ۱۲ روپے پیشگی آنے پر کتب ارسال ہوں گی

دارالارشاد، کیمبلپور

ضرورت ہے

جامعہ حمیدیہ ہائی سکول کے لئے مندرجہ ذیل اساتذہ کی ضرورت ہے خواہشمند حضرات درخواستیں بھیج سکتے ہیں :۔

۱۔ ڈرائینگ ماسٹر　ڈپلومہ ہولڈر

۲۔ او۔ ٹی ماسٹر　منشی فاضل، مولوی فاضل ٹرینڈ

(ناظم اعلیٰ جامعہ حمیدیہ)

اصلی گیارہویں شریف

حضرت محبوب سبحانیؒ کی طرف سے تمام مولویوں پیروں اور قادری سجادہ نشینوں اور جملہ مریدین و معتقدین کے نام دعوت ہے۔ ہدیہ ۲۵ پیسے ڈاک خرچ ۱۰ پیسے

محمد عبدالاعلیٰ۔ محلہ سادات۔ دہلی گیٹ ملتان

رفیقِ معدہ

معدہ اور جگر کی خرابی، تیزابیت، قبض بدہضمی، درد شکم، اپھارہ، ہیضہ، بھوک کی کمی کے علاوہ ملیریائی بخاروں اور امراض دندان کا موثر علاج

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے، فی درجن ۸ روپے علاوہ محصول ڈاک

نوٹ: تین شیشی سے کم کا وی پی نہ ہوگا۔ نیز فہرست ادویات مفت طلب کریں

تیار کردہ

دواخانہ قادری، بھوپال والہ (سیالکوٹ)

موتیا روک

موتیا روک ——— موتیا بند کا بلا اپریشن علاج۔

موتیا روک ——— دھند، جالا اور رگڑوں کیلئے بیحد مفید۔

موتیا روک ——— بینائی کو تیز کرتا ہے چشمہ کی ضرورت نہیں رکھتا۔

موتیا روک ——— آنکھ کے ہر مرض کے لئے مفید ہے۔

بیت الحکمت، لوہاری منڈی، لاہور

چھوٹے بچوں کو عربی زبان سے مانوس کرنے کے لیے عربی کتاب چھاپ دی گئی

عربی چارٹ

مکتبہ "دانشکدہ" برکت منزل جھنگ صدر۔ قیمت فی سیٹ تین روپے

شعراکی خدمت میں نادر تحفہ

قوافی

مجموعہ　تعداد محدود　قیمت چار روپے

مرتبہ ساجد تقیمی ایم۔ اے

مکتبہ دانشکدہ۔ برکت منزل۔ جھنگ صدر

خط و کتابت کرتے وقت

خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بچوں کا صفحہ

قرآن مجید کی فضیلت

قاری محمد عظیم، راولپنڈی

معاذ جہنی رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو، پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہو۔

تشریح: یعنی قرآن پاک کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی برکت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بہت زیادہ ہے۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو، یعنی آفتاب اتنی دور سے اس قدر روشنی پھیلاتا ہے اگر وہ گھر کے اندر آ جائے تو یقیناً بہت زیادہ روشنی اور چمک کا سبب ہوگا تو پڑھنے والے کے والدین کو جو تاج پہنایا جائے گا اس کی روشنی اس روشنی سے زیادہ ہوگی جس کو گھر میں طلوع ہونے والا آفتاب پھیلا رہا ہے اور جب کہ والدین کے لئے یہ ذخیرہ ہے تو خود پڑھنے والے کے اجر کا خود اندازہ کر لیا جائے کہ کس قدر ہوگا کہ جب اس کے طفیلیوں کا یہ حال ہے تو خود اصل کا حال بدرجہا زیادہ ہوگا۔ کہ والدین کو یہ اجر صرف اس وجہ سے ملا ہے کہ وہ اس کے وجود یا تعلیم کا سبب بنے۔

آفتاب کے گھر میں ہونے سے جو تشبیہ دی گئی ہے۔ قریب میں روشنی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ ایک اور لطیف امر کی طرف اشارہ ہے وہ یہ کہ جو چیز ہر وقت پاس رہتی ہے۔ اس سے انس و الفت زیادہ ہوتی ہے اس لئے آفتاب کی دوری کی وجہ سے جو اس سے بیگانگی ہے وہ قرب کی وجہ سے انس و محبت میں تبدیل ہو جائے گی۔ تو اس صورت میں روشنی کے علاوہ اس کے ساتھ موانست کی طرف بھی اشارہ ہے۔ آفتاب سے اگرچہ ہر شخص نفع اٹھاتا ہے لیکن اگر وہ کسی کو ہبہ کر دیا جائے تو اس کے لئے کس قدر افتخار کی چیز ہو۔

حاکم نے بریدہؓ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوا ہوگا۔ اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ وہ عرض کریں گے یا اللہ! یہ جوڑے کس صلہ میں؟ تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچہ کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض میں — جمع الفوائد میں طبرانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت انسؓ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلائے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو جائے۔

بچہ کے قرآن شریف پڑھنے پر باپ کے لئے یہ فضائل ہیں اور اسی پر بس نہیں۔

دوسری بات بھی سن لیجئے کہ اگر خدانخواستہ آپ نے اپنے بچے کو چار پیسے کے لالچ میں دین سے محروم رکھا تو یہ ہی نہیں کہ آپ اس لازوال ثواب سے محروم رہیں گے بلکہ اللہ کے یہاں آپ کو جوابدہی بھی کرنا پڑے گی۔

آدابِ تلاوتِ قرآن پاک

عبدالغفور شاہ، کنڈا کوٹ

حضرت خلیفہ احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم حضرت ہالیجوی رحؒ رمضان شریف کے مہینہ میں اپنی جگہ میں بیٹھتے تھے اور خصوصاً جمعۃ الوداع میں گرد و نواح کے لوگ آتے تھے۔ تو ان میں حضرت صاحب رمضان شریف کی فضیلت بیان کرتے، قرآن مجید کی فضیلت اور اس کے پڑھنے کے لئے آدابِ تلاوت بھی بیان فرماتے تھے۔ قرآن مجید معبود کا کلام ہے۔ محبوب و مطلوب کے فرمودہ الفاظ ہیں۔ سلطان السلاطین کا فرمان ہے اس سطوت و جبروت والے بادشاہ کا قانون ہے کہ جس کی ہمسری نہ کسی سے ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے — کلامِ الٰہی محبوب و حاکم کا کلام ہے اس لئے دونوں آداب کا مجموعہ اس کے ساتھ برتنا ضروری ہے

حضرت عکرمہؓ جب کلام اللہ پڑھنے کے لئے کھولا کرتے تھے تو بے ہوش ہو کر گر جاتے تھے اور زبان پر جاری ہوتا تھا۔ هٰذَا كَلَامُ رَبِّيْ، هٰذَا كَلَامُ رَبِّيْ (یہ میرے رب کا کلام ہے، یہ میرے رب کا کلام ہے۔

ظاہری آداب (۱) مسواک اور وضو کے بعد یکسوئی کی جگہ میں نہایت تواضع کے ساتھ رُو بہ قبلہ بیٹھے اور نہایت خشوع کے ساتھ اس تصور سے کہ گویا خود حق سبحانہ و عزاسمہ کو کلام پاک سنا رہا ہے (۲) پڑھنے میں جلدی نہ کرے (۳) آیاتِ رحمت و آیاتِ عذاب کا حق ادا کرے۔ (۴) خوش الحانی سے پڑھے۔

باطنی آداب (۱) کلام پاک کی عظمت دل میں رکھے (۲) حق تبارک و تعالیٰ کی علوشان اور رفعت کبریائی کو دل میں ملحوظ رکھے (۳) دل کو وسوسات و خطرات سے پاک رکھے۔ (۴) معانی کا تدبر کرے اور لذت کے ساتھ پڑھے (۵) جن آیات کی تلاوت کر رہا ہے دل کو ان کے تابع بنا دے (۶) کانوں کو اس درجہ متوجہ بنا دے۔ کہ گویا خود

حق تعالیٰ سبحانہ کلام فرما رہے ہیں — حق تعالیٰ شانہٗ محض اپنے لطف و کرم سے ہر ایک مسلمان کو ان آداب کے ساتھ تلاوت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

رجسٹرڈ ایل نمبر ۶۰۴۷

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۵۴۵

منظور شدہ محکمہ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۲۲۱ مورخہ ۳ مئی ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۲۴-۲۸۱-۲۲۴ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری DD.9-2-۶۷۶۹/۳۹ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۶۴ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر G/۱۱۲-۴۶-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۶۷ء

چار بلند پایہ دینی کتابیں

(۱) علوم القرآن مصنفہ ڈاکٹر صبحی صالح ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ایم اے قیمت پندرہ روپے
(۲) علوم الحدیث مصنفہ ڈاکٹر صبحی صالح ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ایم اے قیمت پندرہ روپے
(۳) اسلامی مذاہب مصنفہ ابوزہرہ مصری ترجمہ پروفیسر غلام احمد حریری ایم اے قیمت نو روپے
(۴) تزکیۂ نفس — مصنفہ مفسر قرآن مولانا امین احسن اصلاحی — قیمت چھ روپے

ناشرین:- **ملک برادرز** کارخانہ بازار لائلپور فون نمبر ۴۲۷۵

خدام الدین میں
اشتہار
دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بدل اشتراک ہفت روزہ خدام الدین لاہور

پاکستان اور انڈیا میں سالانہ چندہ	۱۱
ششماہی	۶
"	۳
سعودی عرب بذریعہ ہوائی جہاز سالانہ چندہ	۴۴
بحری جہاز	۱۱
ہوائی ڈاک ششماہی	۲۱
بحری	۹
انگلینڈ بذریعہ ہوائی ڈاک سالانہ	۴۳/۲۰
بحری	۱۸/۸۰

انڈیا کے خریدار اپنا چندہ منیجر ماہنامہ "الفرقان" کچہری روڈ لکھنؤ ارسال کر کے ڈاک خانہ کی رسید ہمیں ارسال کر دیں۔
(سرکولیشن منیجر)
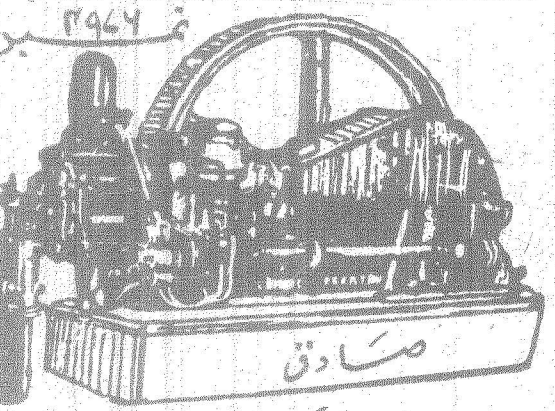
نمبر ۲۹۷۶

صادق انجینئرنگ ورکس لمیٹڈ (ویسٹ پاکستان)
بیرون شیرانوالہ گیٹ لاہور

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے شائع شدہ

قرآن عزیز
تجلیۂ جدیدہ

دیدہ زیب — رنگین

عکسی طباعت سے مزین

مترجمہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم وبیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنت شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ہدیہ

مجلد قسم اول	مجلد قسم دوم	مجلد قسم سوم
آفسٹ پیپر	کریم فلی سفید کاغذ	مکینیکل گلیز کاغذ
	۱۲/- روپے	۹/- روپے

محصول ڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہوگا۔
فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے
وی۔پی نہ بھیجا جائے گا۔
تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

ملنے کا پتہ: شعبۂ تالیف واشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

قرآن مجید
سندھی ترجمہ

شیخ المشائخ قطب الاقطاب اعلیٰ حضرت مولانا وسیدنا تاج محمود امروٹی نور اللہ مرقدہٗ

رعایتی ہدیہ: فی جلد ۵/۵۰، ڈاک خرچ: ۱/۵۰
کل -/۷ روپے پیشگی بھیج کر طلب فرمائیں۔

دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ، لاہور

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پرنٹر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔